پیسے کے مالکان اور غلام

پیسہ انسانی وقت کی تجارت کا ایک ذریعہ ہے۔ مرکزی بینک، جدید دور کے پیسے کے مالک، اس آلے کو وقت چوری کرنے اور دولت کی عدم مساوات کو ہوا دینے کے لیے ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ مالیاتی نظام کی بدعنوانی اخلاقی تنزلی، معاشرتی زوال اور غلامی کا باعث بنتی ہے۔ جیسا کہ پیسے میں ہیرا پھیری کرنے کا لالچ ہمیشہ سے اتنا مضبوط ثابت ہوا ہے کہ بنی نوع انسان مزاحمت نہیں کر سکتا، اس زہر کا واحد تریاق ایک ناقابل فہم رقم ہے — بٹ کوائن ۔

جعل ساز غلاموں کے مالکان ہیں

"علم آدمی کو غلام بننے سے بچاتا ہے۔" فریڈرک ڈگلس

قدیم مغربی افریقہ میں، چھوٹے -اگری موتیوں، آرائشی شیشے کے موتیوں کو کئی صدیوں تک پیسے کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ غیر یقینی (غیر مخصوص) علاقوں میں، یہ موتیوں کی مالا تجارت میں لوگوں کے درمیان (بطور رقم) اور نسل در نسل (جہیز یا وراثت کے طور پر) دولت کی منتقلی کا ایک ذریعہ تھیں۔ جب یورپی آوارہ گرد سولہویں صدی میں افریقہ میں نمودار ہوئے، تو ان پر یہ بات تیزی سے آشکار ہوئی کہ افریقی مقامی لوگوں کے لیے اگری موتیوں کی بہت زیادہ قدر تھی۔ چونکہ افریقہ میں شیشہ سازی کی ٹیکنالوجی اس وقت قدیم تھی، اس لیے اگری موتیوں کو بنانا

مشکل تھا اور اس لیے، دیگر اشیا کے مقابلے میں قابل اعتماد طور پر قلیل تھے - ایک مالیاتی جائیداد جو ان کی مارکیٹ ویلیو کو سہارا دیتی تھی۔ یورپ میں، شیشہ سازی کی ٹیکنالوجی زیادہ نفیس تھی۔ جعلی موتیوں کی اصل موتیوں سے مشابہت کم قیمت پر بڑے پیمانے پر تیار کی جاسکتی ہے۔ اقتصادی مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، بہت سے چالاک یورپیوں نے جلد ہی مغربی افریقہ کے لیے مہمات کا اہتمام کرنا شروع کر دیا، جن میں یورپی شیشے بنانے کی سہولیات میں ماہرانہ انداز میں تیار کیے گئے (غیر واضح طور پر جعلی) ایگری موتیوں کو بھاری مقدار میں بھیجا گیا۔ یہ اسکیم دنیا میں بڑے پیمانے پر رقم کی جعل سازی کی پہلی مشہور کارروائیوں میں سے ایک تھی۔ شیشے کے موتیوں کی اس بظاہر بے ضرر برآمدات کے بعد افریقی دولت، قدرتی وسائل، اور بالآخر وقت کی کئی دہائیوں پر محیط لوٹ مار تھی۔

جیسے ہی یورپی بحری جہاز افریقی ساحلوں پر پہنچے، بہت سے لوگ شیشے کے موتیوں سے بھرے ہوئے تھے، مقامی لوگوں نے آسانی سے اپنے محنت سے کمائے گئے اثاثوں کی تجارت کی جس کے بارے میں ان کے خیال میں قیمتی ایگری موتیوں کی لڑیاں تھیں۔ دہائیوں کے دورانیے پر محیط، جعلی موتیوں کے لیے اصلی اثاثوں کی اس تجارت نے یورپیوں کے ذریعے افریقی دولت کو خفیہ طور پر ضبط کرنے میں سہولت فراہم کی—ایک سست رفتار مجرمانہ واقعہ جس نے آنے والی صدیوں تک افریقی معاشرے کو معذور کر دیا۔ Aggry موتیوں کو بعد میں "غلام موتیوں" کے طور پر جانا جانے لگا؛ جیسے ہی نئے غریب افریقی مایوس ہوئے، کچھ اپنے آپ کو یا دوسروں کو اپنے یورپی غاصبوں کو غلام بنا کر بیچنے پر مجبور ہو گئے۔

غلاموں کے موتیوں کی مالا—تاریخ کے بہت سے مالیاتی نظاموں میں سے ایک جو جعل سازوں کے ذریعے ہتھیار بنائے گئے ہیں—جو کئی صدیوں کے ٹرانس اٹلانٹک غلاموں کی تجارت میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

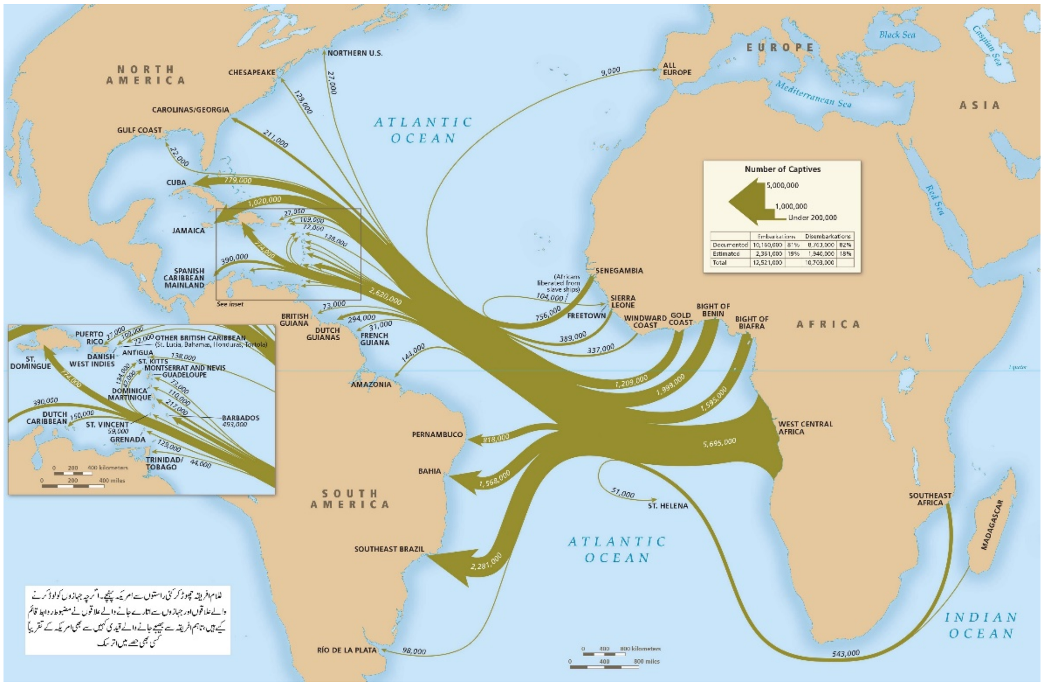

365 سالوں کے دوران، 12.5 ملین سے زیادہ غلاموں کو افریقہ سے یورپ اور امریکہ منتقل کیا گیا۔

تاریخ کی ایک وحشیانہ ستم ظریفی میں، افریقہ میں اترنے والے بحری جہاز (جعلی) ایگری موتیوں سے بھرے، بعد میں قیمتی انسانی سامان کے پورے پے لوڈ کے ساتھ یورپی اور امریکی ساحلوں کے لیے روانہ ہوئے۔ غیر انسانی اور ناقابل معافی طور پر درست، ان غلام بحری جہازوں کے آقاؤں نے اپنے چھلکے افریقی غلاموں کے ساتھ مضبوطی سے باندھے ہوئے تھے، بالکل ایسے ہی جیسے شیشے کے موتیوں کو جو ان کے اسیر انسانی سامان کو خریدنے کے لیے استعمال کیے جاتے تھے۔

292 غلاموں کے ذخیرہ کے ساتھ نچلے عرشے کا خاکہ
ان میں سے 130 کو شیلفوں کے نیچے رکھا جاتا تھا جیسا کہ

Fig 2

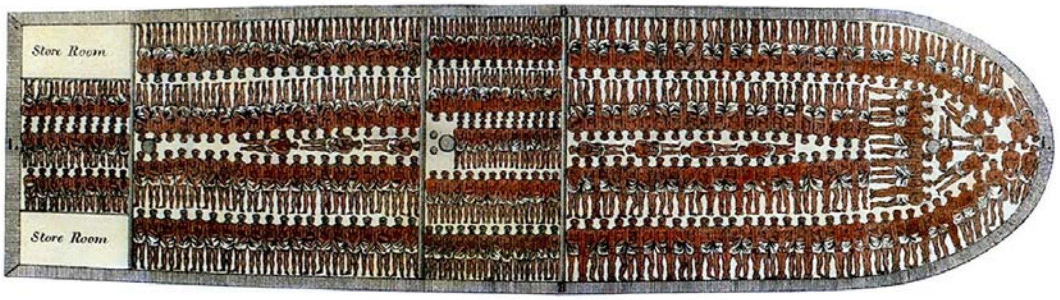

اس خاکے میں دکھایا گیا ہے کہ 130 اضافی غلاموں کو پلیٹ فارم کے نچلے عرشے میں بازوں پر بنائی گئی شیلفوں میں رکھا جاتا تھا۔
(جو کہ کرنج میں گیلریوں کے طریقے پر بنی تھیں) غلاموں کو ستونوں اور پچھلے حصے میں بنائی گئی شیلفوں میں ایسی جگہ پر بند کیا جاتا تھا جس کی ٹوٹل اونچائی دو فٹ سات انچ ہوتی تھی۔

Fig 3

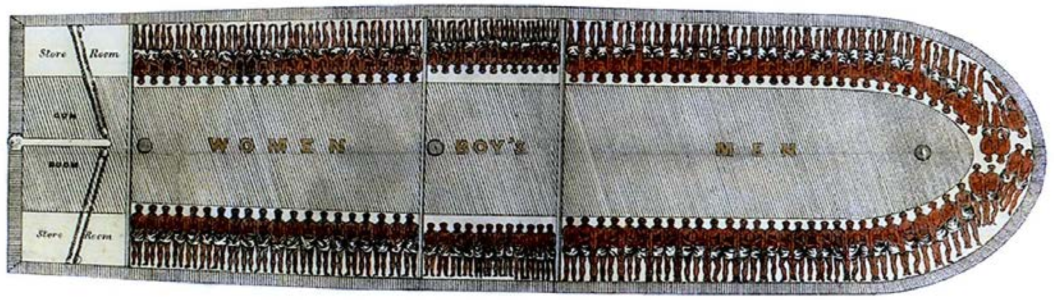

ان کو خریدنے کے لیے استعمال کیے جانے والے جعلی ایگری موتیوں کی طرح، افریقی غلاموں کو یورپ اور امریکہ جانے کے لیے بحری جہازوں کے سوراخوں کے اندر مضبوطی سے باندھا جاتا تھا۔

بدقسمتی سے، دولت کی یہ لوٹ مار کوئی الگ تھلگ واقعہ نہیں تھا۔ کپڑوں کی پٹیاں قدیم افریقہ میں استعمال ہونے والی رقم کی ایک اور شکل تھی، جو شمال سے آنے والے مسلمان تاجروں کے ساتھ کئی صدیوں تک لین دین کا ایک اچھی طرح سے قائم شدہ ذریعہ بن گئی۔ مقامی افریقی قبائل نے جلد ہی ان کپڑوں کی پٹیوں کو تیار کرنا شروع کر دیا— جنہیں بول چال میں پانوس کہا جاتا ہے— لیکن پرتگالیوں کے استعمال کردہ زیادہ موثر پیداواری طریقوں سے ان کا مقابلہ کیا گیا۔ ایک منفعت بخش معاشی انتظام سامنے آیا، جس میں پرتگالیوں نے افریقی غلاموں کو خریدنے کے لیے پانوس کا استعمال

کیا، جنہیں پھر کپڑے کی وہی پٹیاں تیار کرنے کے لیے کام پر لگا دیا گیا جس کا استعمال کر کے ان کی آزادی چھین لی گئی تھی۔ جیسا کہ سکاٹش مورخ کرسٹوفر فائف نے اس خوفناک تجارتی تعلقات کو بیان کیا:

"کچھ غلام پیشے کے لحاظ سے دستکار تھے، اور روئی کو ملکی کپڑوں میں بُنتے تھے جیسا کہ انہوں نے اپنی سرزمین پر کیا تھا۔ شمالی افریقی قسم کے نئے وسیع نمونے متعارف کرائے گئے، اور سولہویں صدی کے وسط سے کیپ وردے پانوس [کپڑے کی پٹیوں] کو باقاعدگی سے گنی کو غلاموں کے بدلے میں برآمد کیا گیا۔

عملی طور پر لامحدود منافع کی صلاحیت کے لالچ میں، پرتگالی پانوس پروڈیوسروں نے جلد ہیGrão Para and Maranhão کمپنی کے نام سے ایک ریاستی اسپانسر شدہ اجارہ داری قائم کی، جس نے پانوس میں متعین تمام مالیاتی بہاؤ کے لیے اس کے گودام اور تجارتی پوسٹ آپریشنز کے استعمال کو لازمی قرار دیا۔ اس کمپنی نے ٹیکس کی ادائیگی کے لیے، غلاموں کی تجارت کے معاہدوں کو زبردستی تبدیل کرنے، اور سپاہیوں کی خدمات حاصل کرنے کے لیے پینو کا استعمال نافذ کیا۔ اسی طرح کے ایک نام کے لیے، آج کی غیر اتفاقی مثال: امریکی حکومت ٹیکس کی وصولی کے لیے ڈالر کے استعمال کو قانونی ٹینڈر کے طور پر، تیل کے معاہدوں کے لیے برائے نام کرنسی کے طور پر (جدیدیت کا توانائی کا غلام) اور بین الاقوامی ریزرو کرنسی کے طور پر نافذ کرتی ہے۔

ایگری موتیوں اور پانوس سے ملتے جلتے واقعات آج پوری عالمی معیشت میں چل رہے ہیں: آپ کی جیب میں موجود امریکی ڈالر، جسے حاصل کرنے کے لیے آپ نے بہت زیادہ قربانیاں دیں، حال ہی میں امریکی حکومت نے ایک (تقریباً بغیر کوشش کے) کی اسٹروک کے ساتھ بڑے پیمانے پر تیار کیا تھا۔ اسی طرح یورپیوں کو شیشہ بنانے کی اعلیٰ ٹیکنالوجی تک رسائی حاصل تھی جس نے انہیں کم قیمت پر جعلی رقم بنانے کی صلاحیت فراہم کی، یا پرتگالیوں کی اجارہ داری پانوس کی پیداوار، مرکزی بینکوں کو تقریباً صفر لاگت پر رقم پیدا کرنے کا خصوصی استحقاق حاصل ہے، جس سے وہ اپنی مرضی سے ڈالر استعمال کرنے والوں کی دولت کو ضبط کرسکتے ہیں۔ اگرچہ کم دکھائی دینے والے اور واضح طور پر پرتشدد ہیں، لیکن آج مرکزی بینک چوری کے وہی ہتھیاروں سے چلنے والے طریقے استعمال کرتے ہیں جو غیر مشتبہ افریقیوں کے خلاف چالاک یورپیوں کے ذریعے چلائے جاتے ہیں۔

ایگری موتیوں اور پانوس سے متعلق انسانی کارروائیوں کی تاریخیں مرکزی بینکنگ کے تحت مشکلات کا شکار معاشروں کے لیے اہم اسباق رکھتی ہیں: جو پیسے کی پیداوار پر اجارہ داری قائم کرسکتے ہیں وہ اصل کرنسی کی جعل سازی کی کارروائیاں بن جاتے ہیں جو انسانی محنت کو ہمیشہ کے لیے چوری کرتے ہیں۔ جب آزاد منڈی کی قوتوں سے ہیرا پھیری کی جاتی ہے تو، پروڈیوسر صارفین کی ترجیحات کی پرواہ کیے بغیر قیمتیں مقرر کرنے کی غیر

متناسب صلاحیت حاصل کرتے ہیں، اس طرح معاشی جمہوریتوں کو آمریتوں میں، اور آزادی کو ظلم میں بدل دیتے ہیں۔ پیسے کے لیے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اجارہ دار غیر منصفانہ قیمت پر منڈی میں انسانی وقت (عرف لیبر) حاصل کر سکتے ہیں۔ دوسرے طریقے سے کہا جائے تو: پیسے کے اجارہ دار انسانی وقت کو چوری کر سکتے ہیں- ایک ظالمانہ طاقت جو مؤثر طریقے سے انہیں غلام بناتی ہے۔

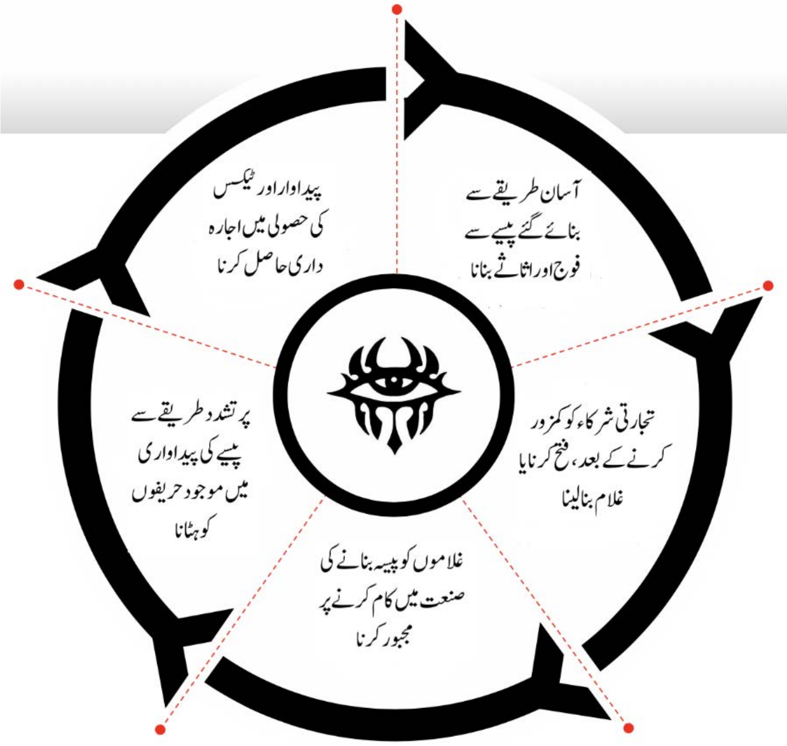

مسابقتی مارکیٹ کے دباؤ کی پرواہ کیے بغیر پیسہ پیدا کرنے کا ایک خصوصی حق غلامی کا ایک آلہ ہے- ایک گھٹیا استحقاق جسے اجارہ دار صرف دھوکہ دہی اور تشدد کے ذریعے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

نقلی ایگری موتیوں اور پانوس انسانی وقت حاصل کرنے کے لیے استعمال ہونے والے ہتھیار تھے۔ ایسی کارروائیاں جن کی وجہ سے 1501 اور 1806 کے درمیان 12.5 ملین انسانی جانوں کی براہ راست چوری ہوئی (اور ان کی اولاد کی بالواسطہ چوری)۔ ٹرانس اٹلانٹک غلاموں کی تجارت افریقیوں پر سست رفتار ہولوکاسٹ تھی۔ تقریباً دو ملین لوگ، بدنام زمانہ درمیانی راستے سے گزرنے کے دوران مر گئے، اور جو زندہ بچ گئے انہوں نے اپنی بقیہ زندگی مشقت میں گزاری، یا اپنے غلام مالک کے ذخیرے کو بھرنے کے لیے بچے پیدا کیے۔ معاشی نقطہ نظر سے اس ظلم کا اندازہ لگانا (غلامی میں پیدا ہونے والوں کو شمار نہیں کرنا): فرض کریں کہ اوسط غلام 40 سالوں تک ہر سال 5,000 گھنٹے محنت کر سکتا ہے، حیرت انگیز کل وقت چوری 2.5 ٹریلین (2,500,000,000,000,000) گھنٹے، یا چھ بلین سے زیادہ گھنٹے ہے۔ 365 سال کے لیے ہر سال (ماخذ لنک)۔

غلامی چوری ہے، زندگی کی چوری، کام کی چوری، کسی بھی جائیداد یا پیداوار کی چوری، یہاں تک کہ بچوں کی بھی چوری جو کسی غلام نے پیدا کیے ہوں۔
-کیون بیلز-

بحر اوقیانوس کے درمیان غلاموں کی تجارت کا عمل اتنا ہی خوفناک تھا جتنا کہ یہ بہت بڑا تھا۔ اگر صرف زر کی پیداوار کی اجارہ داریوں کو آزاد منڈی کے مقابلے کا سامنا ہوتا تو انسانی تاریخ کی یہ ہولناکی اتنے بڑے پیمانے پر نہ پہنچتی۔ (غیر متشدد) مارکیٹ کی مسابقت میں، پروڈیوسر کے اقدامات گاہکوں کی ترجیحات کے مطابق ہوتے ہیں: ایک متحرک عمل جو کم قیمتوں اور تکنیکی جدت کو آگے بڑھاتا ہے۔ اس جوابدہی کی عدم موجودگی میں، پروڈیوسر کو اپنے بازار کے حصص کو بڑھانے کے لیے ضروری کچھ چیزیں کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے- جس میں پر تشدد جبر بھی شامل ہے۔ بس، مارکیٹ کا دباؤ لوگوں کو ایماندار رکھتا ہے: اس طرح، بازاروں کی ساخت اور اخلاقیات ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔

بازار، خود مختاری، اور اخلاقیات

"اخلاقیات کے لیے ضروری ہے کہ، ایک عمل کو آزاد ہونا چاہیے۔" - مرے این روتھ بارڈ

مقابلہ دریافت کا ایک فطری عمل ہے: کھیلوں میں، یہ وہ طریقہ ہے جس سے ہم دریافت کرتے ہیں کہ کونسی ٹیم کسی ایک کھیل میں زیادہ قابل ہے۔ کھیل کے پورے سیزن میں، بار بار مقابلہ یہ ہے کہ ہم کس طرح دریافت کرتے ہیں کہ کونسی ٹیم مجموعی طور پر بہترین ہے۔ آزاد منڈیوں میں، مقابلہ "خواہشات کی تسکین" کو دریافت کرنے کے لیے کھیلے جانے والے کھیلوں کا مجموعہ ہے: ہر کاروباری شخص "شرائط" (سرمایہ، رقم اور وقت کی سرمایہ

کاری) لگاتا ہے کیونکہ وہ اپنے صارفین کو ان مسائل کے بہتر، تیزیا سستے حل فراہم کر کے بازار میں غلط ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جنہیں ان کے صارفین حل کرنا چاہتے ہیں۔

مارکیٹ کا مقابلہ ایماندارانہ کام اور تہذیب کی حقیقی ترقی کا محرک ہے۔ جیسا کہ امریکی عملیت پسندوں نے کہا: "سچائی انکوائری کا خاتمہ ہے"۔ اس لحاظ سے، آزاد منڈی کو مسلسل تحقیقات کی ترتیب کے طور پر سوچا جاسکتا ہے جو سچائی کو صفر کر دیتی ہے۔ اس خیال سے ایک نظریاتی مقابلہ پیدا ہوتا ہے، جو پائیدار کاروباری استفسارات سے زندہ رہتے ہیں، سچائی کے بارے میں ہمارے بہترین اندازے ہیں—جیسا کہ ولیم جیمز نے کہا:

> "کوئی بھی آئیڈیا جس پر ہم عمل درآمد کر سکتے ہیں... کوئی بھی آئیڈیا جو ہمیں ہمارے تجربے کے کسی ایک حصے سے کسی دوسرے حصے تک لے جائے، چیزوں کو تسلی بخش طریقے سے جوڑے، محفوظ طریقے سے کام کرے، مزدوری بچائے۔ جو حقیقی آلہ کار ہو۔"

عملی طور پر، سچائی کو اس سے الگ کرنا مشکل ہے جو سب سے زیادہ مفید ہے۔ مفت تبادلے کے فورمز میں، سچائی، درست قیمتوں، مفید اوزاروں اور انفرادی خوبیوں کی صورت میں پیدا ہوتی ہے۔ قیمتیں متحرک طور پر متعلقہ تبادلے کے تناسب پر مارکیٹ کے شرکاء کی اتفاق رائے کی نمائندگی کرتی ہیں، جو وقت کے ساتھ ساتھ لاتعداد تجارتی فیصلوں کو اخذ کرتی ہے۔ اعلی افادیت کے ساتھ ایک آلہ کسی خاص مسئلے کو حل کرنے کے لیے بنی نوع انسان کے تیز ترین علم کا مظہر ہے۔ دوسرے طریقے سے: جیسا کہ کاروباری افراد تجربے کے ذریعے حقیقت کی نوعیت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، وہ جو ٹولز تیار کرتے ہیں—اور علمی ڈھانچہ جس کے ساتھ ان ٹولز کو ترتیب دیا گیا ہے—اس وقت تک صارفین کی ترجیحات کے مطابق ڈھال لیتے ہیں جب تک کہ ایک یا چند پسندیدہ حل مارکیٹ میں غالب نہ ہو جائیں۔ فضیلت اور مسابقتی قابلیت، کامیاب کاروباری افراد میں شامل کردار کی خصوصیات ہیں جو منافع کے حصول کے لیے انہیں جوابدہ رکھنے والے مستقل معاشی دباؤ سے بچنے کا انتظام کرتی ہیں۔ آزاد منڈیوں کا یہ سچائی تلاش کرنے والا فعل فطری طور پر تکراری ہے: قیمتیں، اوزار، اور خوبیاں مارکیٹ کے حالات کے مطابق مسلسل بدلتی رہتی ہیں۔

بازار میں دریافت کے کھیل پر مبنی "پوائنٹس" کو پیسے میں شمار کیا جاتا ہے- یہ ٹول حساب کرنے، گفت وشنید کرنے اور تجارت کو مؤثر طریقے سے انجام دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مارکیٹ کا مقابلہ وہ عمل ہے جو پیداوار کنندگان کو ایماندار رکھتا ہے: جب اسے جبر یا تشدد کے ذریعے دبایا جاتا ہے—جیسا کہ یہ "قانونی اجارہ داریوں" کے اندر ہے—سچائی، غلط قیمتوں، کم معیار کے اوزار، اور انفرادی برائی میں بدل جاتی ہے۔ پیسہ پیدا کرنے والوں کے لیے اجارہ داری کا مطلب ہے کہ بے ایمان پیداوار کنندہ جعل ساز بن جاتے ہیں اور انسانی مزدوری پر (فریب اور پر تشدد) غلبہ حاصل کرتے ہیں۔

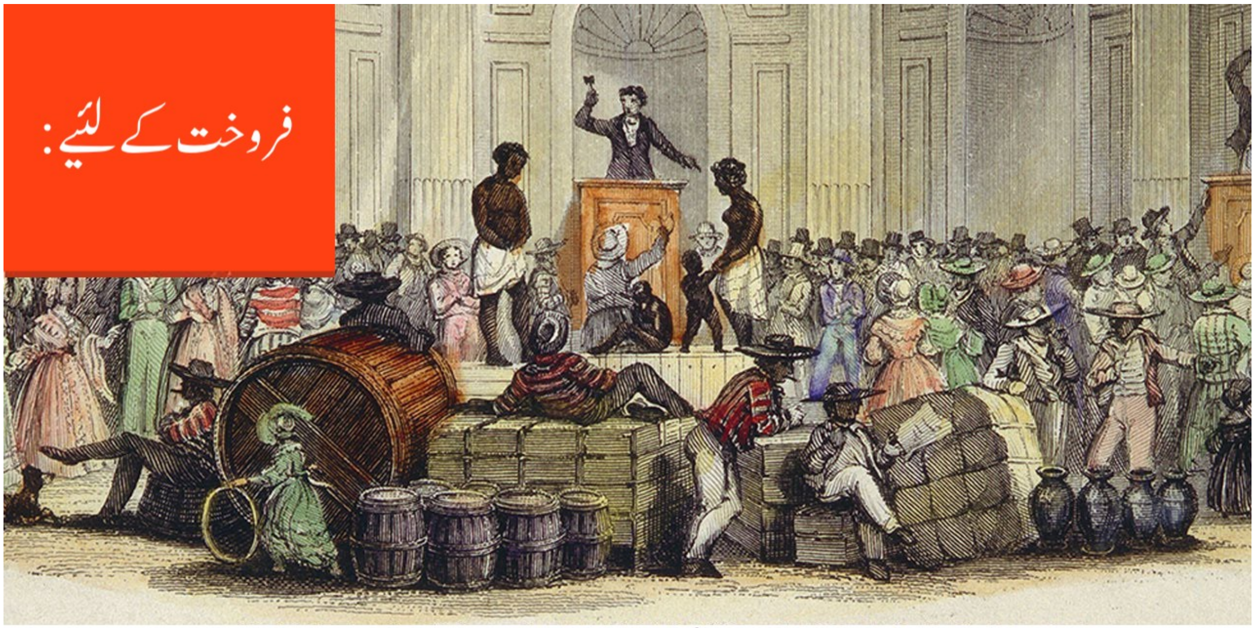

مریکی غلاموں کی تجارت
ورجینیا سے نیو آرلینز

کرنسی کی جعل سازی کے ذریعے انسانی وقت کی چوری غلاموں کی مزدوری کی نیلامی کا باعث بنی۔

روایتی حکمت کے برعکس، پیسہ "تمام برائیوں کی جڑ" نہیں ہے، یہ درحقیقت تجارتی وقت (یا محنت) کے لیے صرف ایک آلہ ہے - وہ ذریعہ جس کے ذریعے مارکیٹ کے شرکاء معاشی لین دین کی تاریخ میں ایک دوسرے کے لیے قربانیوں اور کامیابیوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ تمام آلات کی طرح، پیسے کی اپنی کوئی آزاد اخلاقیات نہیں ہوتی۔ اوزار غیر اخلاقی ہوتے ہیں، یعنی وہ اچھے اور برے دونوں مقاصد کے لیے یکساں طور پر استعمال ہو سکتے ہیں۔ کسی ٹول کو استعمال کرنے کا اخلاقی نتیجہ اس کے استعمال کرنے والے کی نیت پر منحصر ہوتا ہے۔ پیسہ ایک وقتی تجارتی ٹول ہے، لیکن (جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے) وقت کو چوری کرنے کے لیے بھی اس کا استعمال بدنیتی سے کیا جا سکتا ہے، اسی طرح ہتھوڑا گھر بنانے یا کھوپڑی توڑنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

زیادہ درست طور پر، پیسہ—اپنے پیشرو، عمل اور تقریر کے ساتھ—"تمام خود مختاری کی جڑ" ہے: دنیا میں کام کرنے کا اختیار جیسا کہ کوئی مناسب سمجھے۔ خود مختاری - بادشاہت، پیسہ، اور رائلٹی سے منسلک ایک لفظ ہے - انسانی عمل کے دائرے میں اعلیٰ طاقت کے مقام سے مراد ہے۔ قدرتی قانون کے مطابق، خود مختاری فرد کے اندر وراثت میں ہے، کیونکہ ہر فرد کو شعوری طور پر یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ وہ کسی بھی بیرونی اثرات کے باوجود، کیا اقدامات کرے۔ ہم میں سے ہر ایک کے اندر خود مختاری پیدا کرنے والے ماخذ کا ایک اندرونی نظام موجود رہتا ہے - عقل کا ایک ناقابلِ تسخیر اصول جسے "لوگو" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ تجربے کے بنیادی ڈومینز - ترتیب اور افراتفری کے درمیان ایک انٹرفیس پرت - "لوگو" انسانیت کی وضاحتی

خصوصیت ہے: کہانیاں سنانے اور ان پر یقین کرنے کی ہماری صلاحیت ہی انسان کو جانوروں سے ممتاز کرتی ہے۔ وکٹر فرینکل اس اندرونی جگہ کو "آخری انسانی آزادی" کہتے ہیں:

> "انسانی آزادیوں میں سے آخری: کسی بھی صورت حال میں اپنا رویہ چننا، اور اپنا راستہ خود چننے۔ اور بنانے کے لئے ہمیشہ انتخاب ہوتے تھے۔ ہر روز، ہر گھنٹے، فیصلہ کرنے کا موقع پیش کیا جاتا ہے، ایک فیصلہ جو یہ طے کرتا ہے کہ آیا آپ ان طاقتوں کے آگے سر تسلیم خم کریں گے یا نہیں جو آپ کی خودی، آپ کی اندرونی آزادی کو چھیننے کے درپے ہیں۔ جس نے یہ طے کیا کہ آیا آپ آزادی اور وقار سے دستبردار ہو کر حالات سے کھیلتے ہیں یا نہیں..."

خود مختاری سے، ہم لفظ راج اخذ کرتے ہیں، جو عام طور پر شاہی حکمرانی کے دور کو کہتے ہیں۔ ہم میں سے زیادہ تر اب ایک ایسے دور میں رہتے ہیں جو ایک شاہی خاندان کے حوالے سے گزرے ہوئے ہیں، اور خود مختاری کا ہمارا تہذیبی تصور وقت کے ساتھ ساتھ مستقل طور پر غیر مرکزیت اختیار کرتا جارہا ہے، اور قدرتی قانون کی واضح عکاسی کے قریب تر ہوتا جارہا ہے۔ جیسا کہ اردن پیٹرسن اس تاریخی پیشرفت کو چارٹ کرتا ہے:

> "سب سے پہلے، واحد خود مختار بادشاہ تھا۔ پھر امراء خود مختار ہوگئے۔ پھر تمام آدمی خود مختار ہوگئے۔ پھر عیسائی انقلاب آیا اور ہر فرد کی روح، ناممکن طور پر، خود مختار ہوگئی۔ انفرادی خود مختاری اور قدر کا یہ خیال ہمارے قانونی اور ثقافتی نظاموں کا بنیادی تصور ہے، اس لیے ہم سب اس طرح کام کرتے ہوئے چلتے ہیں جیسے ہم میں سے ہر ایک "لوگو" کا الٰہی مرکز ہو۔ ہم ایک دوسرے کو انفرادی شہریوں کا احترام دیتے ہیں جو خود مختار ہیں اور قانون کے سامنے برابر ہیں۔"

آج مغربی تہذیب کی بنیاد میں یہ اصول ہے کہ فرد کی خود مختاری ریاست سے بلند ہے: قانونی اصولوں جیسے ہیبیوس کارپس کے دل میں ایک مجسم عقیدہ، "مجرم ثابت ہونے تک بے قصور" کا تصور، اور آزادی تقریر کے حقوق۔

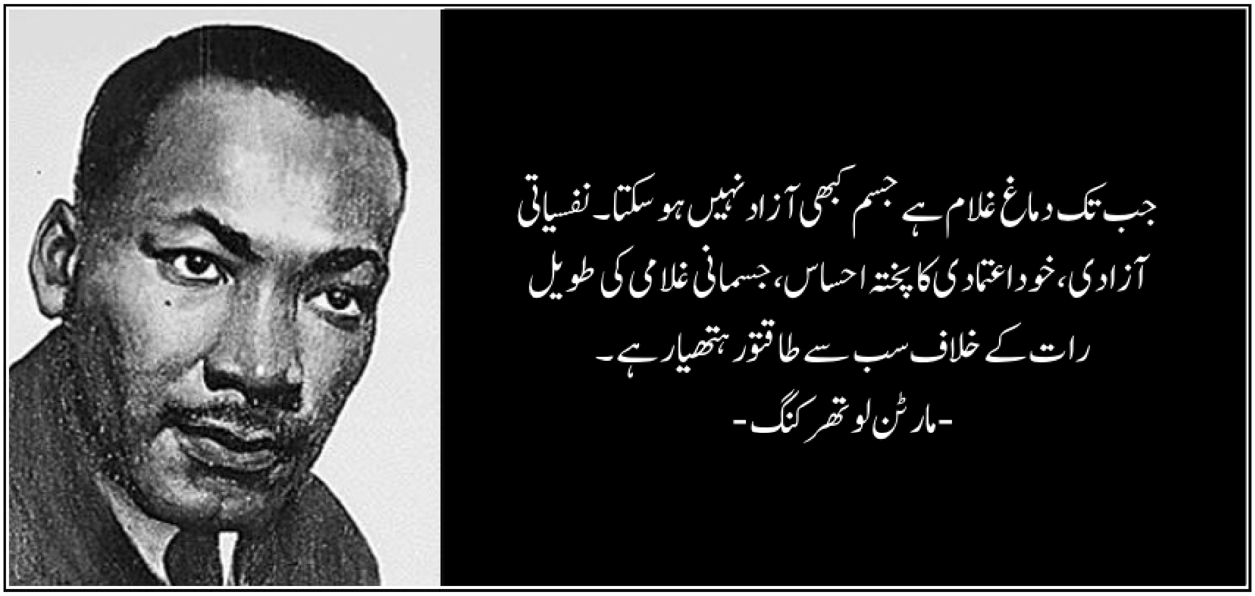

ایک پر امن معاشرے کے لیے اظہار رائے کی آزادی ضروری ہے، کیوں کہ ہمارے خیالات کو تصادم اور تنازعات کو حل کرنے کے لیے آزاد ہونا چاہیے تا کہ ہمارے جسم ایسے نہ ہوں۔ ہماری ارتقائی نشو ونما کے براہ راست نتیجے کے طور پر انسانوں میں تقریر پیدا ہوئی: ایک بار جب ہمارے آبائی پریمیٹوں (پرانے لوگوں) نے عمودی موقف اختیار کیا تو، ہمارے بصری میدان کو وسعت دی گئی، اور ہمارے ہاتھ قدرتی ماحول سے ہیرا پھیری کرنے میں زیادہ ماہر ہو گئے کیونکہ انہیں حرکت کے لیے مزید محنت کی ضرورت نہیں تھی۔ نئے مخالف انگوٹھوں کے ساتھ مل کر، ہم نے ایک ایسی مہارت تیار کی جس نے ہمیں مفید طریقوں سے قدرتی دنیا کو مخصوص کرنے کے قابل بنایا۔

جیسے چیزوں کو چھانٹنا، گننا، اور اوزار بنانا۔ ہاتھ کی اس درستگی کے ساتھ ساتھ چہرے اور زبان میں عمدہ عضلہ تیار ہوا، بولی جانے والی زبان کو جنم دیا، جس نے ہاتھ کی دنیا کو درجہ بندی کرنے کی صلاحیت، اور ذہن کی اسے سمجھنے کی صلاحیت کی تکمیل کی (یہاں تک کہ ہمارا اندرونی مکالمہ بھی تقریر پر مشتمل ہے)۔ دنیا کو دستی طور پر دوبارہ ترتیب دینے کی صلاحیت نے زبانی طور پر ایسا کرنے کی ہماری تجریدی صلاحیت کو تقویت بخشی، اس طرح انسان کی ان دو متعین شدہ استعداد کے درمیان ایک فیڈ بیک متحرک بنا۔ دستکاری اور زبانی بیان کے اس باہمی ارتقاء نے فطری طور پر تجارت کی طرف راغب کیا، اور (بالکل آسان) کسی بھی تجارتی معاشرے میں سب سے زیادہ قابل تبادلہ چیز اس کا سب سے اہم ذریعہ ہے، یعنی پیسہ۔

اس طرح دیکھا جائے تو پیسہ عمل اور تقریر کا براہ راست اخذ ہے: یہ تینوں خود مختار اظہار کے لیے ضروری میڈیا ہیں۔ اس لحاظ سے، پیسے کو اپنے اندر اور اپنے لیے تقریر کی ایک شکل سمجھا جا سکتا ہے —قدر کی زبان۔ اس زبان کے استعمال پر پابندیاں لگانا (مرکزی بینکوں کا مقصد) اظہار رائے کی آزادی کو محدود کرنے کے لیے کافی تباہ کن ہے (جو غیر قانونی نمبروں جیسی مضحکہ خیز باتوں کا باعث بن سکتا ہے)۔

آزادی اظہار استبداد کے لیے قبر کھودتی ہے، جب کہ اس کو دبانا مطلق العنان حکومتوں کا ٹریڈ مارک ہے۔ درحقیقت، ہر خواہش مند ڈکٹیٹر کی اولین کوشش ہمیشہ اختلاف کی آواز کو محدود کرنا ہوتی ہے، تاکہ "لوگو" سے پھوٹتی تحقیقات کی روشنی کو تاریک کیا جا سکے۔ 20ویں صدی میں بہت سے "لوگوز" کو دبانے والی آمریتیں تھیں، ہم صرف دو کا ذکر کریں گے:

> "1917 میں، روسی بالشویک اکتوبر میں ہونے والی بغاوت کے اگلے ہی دن آزادی اظہار کو محدود کرنے کے لیے منتقل ہو گئے۔ انہوں نے "پریس پر حکمنامہ" اپنایا، جس نے کسی بھی اخبار کو "حقائق کی توہین آمیز تحریف کے ذریعے اختلاف کے بیج بونے" کو بند کر دیا۔ اسی طرح 1933 میں اقتدار میں آنے کے چند ماہ بعد ہی جرمن نیشنل سوشلسٹس نے کتابیں جلانا شروع کر دیں اور وزارت پروپیگنڈا نے سخت سنسرشپ متعارف کرائی۔

لوگوس (λόγος) ایک یونانی لفظ ہے جس کا مطلب ہے "تناسب" یا "لفظ" - باہمی رابطے کا بنیادی اصول، جو بڑے پیمانے پر الفاظ اور قیمتوں کے ذریعے انجام پاتے ہیں (جو کہ زر کی اصطلاحات میں بیان کردہ تبادلے کے تناسب ہیں)۔ الفاظ اور قیمتیں دونوں "قطعی طور پر تقابلی" ہیں، حقیقت کے مختلف پہلوؤں کو سمیٹنے، متضاد اور بات چیت کرنے کے لیے پروٹوکول یہاں افراتفری ترتیب دینے کے لئے "لوگو" کی طاقت رہتی ہے۔ زبانی طور پر، اس بات پر غور کریں کہ تمام الفاظ کے صرف ایک دوسرے سے متعلق معنی ہیں: تمام تعریفیں دوسرے الفاظ پر مشتمل ہیں۔ منڈیوں میں، معروضی رسد اور طلب کا ملاپ قیمت ہے: ایک متحرک اعداد و شمار جو کسی بھی خاص سامان کے تبادلے کے تناسب پر اجتماعی لوگو کے اتفاق کی عکاسی کرتا ہے اور کسی بھی دوسرے اچھے (سادگی کے لیے، اقتصادی ہندسوں کی عام زبان میں اظہار کیا جاتا ہے: پیسہ)

پیسے کے لیے، حکومتیں پیسے کی فراہمی (مہنگائی کے ذریعے) کی مسلسل خلاف ورزی کرتے ہوئے تقابلی اظہار کی قیمتوں کے تعین کے انداز کو خراب کرتی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اس کی مانگ پر مجبور کرتی ہیں (قانونی ٹینڈر اور ٹیکس وصولی کے قوانین کے ذریعے)۔ قدرتی قیمت کی دریافت کو مسخ کرنا، اجتماعی لوگو کی ہیرا پھیری، عوام کی آواز کو بگاڑنے کے مترادف ہے۔ جارج آرویل نے ایک بار کہا تھا: "اگر آزادی کا مطلب کچھ بھی ہے، تو اس کا مطلب ہے لوگوں کو وہ بات بتانے کا حق جو وہ سننا نہیں چاہتے۔" سچ بولنے (لفظوں کے ساتھ)، یا بازار میں دوسروں کو غلط ثابت کرنے میں ناکامی (قیمتوں کے ساتھ)، آزادی کی موت ہے۔ جیسا کہ 20 ویں صدی نے ہمیں بہت دردناک طریقے سے سکھایا، لوگو کو محدود کرنا مطلق العنانیت کی طرف ایک پھسلنا ڈھلوان ہے۔ تمام شکلوں میں آزادانہ اظہار مناسب اخلاقی عمل کا پیش خیمہ ہے۔

سوویت روس میں اظہار رائے کی آزادی کو دبایا گیا اور اختلاف رائے کو سزا دی گئی۔ آزادانہ سیاسی سرگرمیوں کو برداشت نہیں کیا گیا، چاہے ان میں آزاد مزدور یونینوں، نجی کارپوریشنوں، آزاد گرجاگھروں یا مخالف سیاسی جماعتوں میں شمولیت شامل ہو۔

تقریر کی طرح، پیسے میں بھی اپنی ذاتی اخلاقیات کی کمی ہوتی ہے۔ تاہم، اس کا معاشی کردار اخلاقی معیارات پر اثر انداز ہوتا ہے- جیسا کہ بدھ (بدھا) نے ہمیں سکھایا: "پیسہ انسانی زندگی کی بدترین دریافت ہے، لیکن یہ انسانی فطرت کو جانچنے کے لیے سب سے قابل اعتماد مواد ہے۔" ایماندار پیسہ نیک عمل کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، اور بے ایمان پیسہ اخلاقی خطرے کو جنم دیتا ہے۔ اخلاقیات پر پیسے کے اثرات کو سمجھنے کے لیے، مرکزی بینک والی معیشت میں رہنے والے، شراب بنانے والے کے (فرضی) معاملے پر غور کریں۔ وہ جانتا ہے کہ اس کے مرکزی بینک نے حال ہی میں "معیشت کو بچانے" کے لیے کھربوں ڈالر پرنٹ کر کے رقم کی سپلائی کو دوگنا کر دیا ہے، اور اب اسے تین اختیارات کا سامنا ہے:

1- اس کی شراب 20$ میں فروخت کرنا جاری رکھیں، یہ جانتے ہوئے کہ افراط زر کی وجہ سے ہر ڈالر کی قیمت میں 50٪ کمی واقع ہوئی ہے*

2- اس کی شراب کو پانی میں ڈالیں یا سستے اجزا کا استعمال کریں، اس طرح پیداواری لاگت اور اس کی شراب کی کوالٹی میں کمی آئے گی، لیکن اسے 20$ میں فروخت کرنا جاری رکھیں۔

3- اس کی شراب کی فروخت کی قیمت کو دوگنا کر کے 40$ کر دیں، تا کہ اس کی شراب کی قیمت کے بعد مہنگائی کے ڈالر میں قیمت حاصل کی جا سکے۔

*سادگی کے لیے، ہم مہنگائی کی spatiotemporal unevenness کو نظر انداز کر دیں گے۔

اگر شراب بنانے والا پہلا آپشن منتخب کرتا ہے، تو اسے 50٪ نقصان ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنی شراب میں پانی ڈالنے کا فیصلہ کرتا ہے، تو وہ اپنے صارفین کو کمتر پروڈکٹ بیچ کر دھوکہ دیتا ہے۔ اگر وہ معیار کو برقرار رکھنے کے لیے اپنی قیمت کو دوگنا کر دیتا ہے، تو اسے کم ایماندار حریفوں سے گاہکوں کو کھونے کا خطرہ ہوتا ہے جو معیار پر سمجھوتہ کرنے کو تیار ہیں۔

چونکہ شراب کو پانی سے پتلا کرنے کا پتہ لگانا مشکل ہے (غیر ماہرین کے لیے) اور اس سے فوری طور پر مالی فائدہ ہوتا ہے، اس لیے تمام شراب بنانے والوں کو جب مہنگائی ہوتی ہے تو اپنے صارفین کو دھوکہ دینے کے لیے سخت ترغیبات کا سامنا کرنا پڑتا ہے (شراب کے اسکینڈلوں کی وجہ) اسی طرح، مالیاتی افراط زر تمام صنعتوں میں فروخت کنندگان کو اپنے گاہکوں کو دھوکہ دینے کی ترغیب دیتا ہے۔

افراط زر بیچنے والوں کے دلوں میں چوری کا لالچ ڈالتا ہے، انہیں اخلاقی دیانت کے خلاف مالی بہبود کو تولنے پر مجبور کرتا ہے۔ اس طرح مہنگائی معاشرے کے اخلاقی تانے بانے کے لیے ایک وبائی مرض ہے۔ افراط زر کے خلاف مزاحم پیسہ، پھر، ایک متاثرہ سماجی اخلاقیات کا تریاق ہے۔ اس (انتہائی اہم) معنوں میں، Bitcoin —0٪ ٹرمینل افراط زر کی شرح کے ساتھ واحد پیسہ ہے— جو ہماری دنیا کو چھلنی کرنے والے بہت سے اخلاقی کینسر کا علاج ہے۔

افراط زر انسانیت کی روح پر ایک بہت بڑا نقصان ہے - دنیا بھر میں اخلاقی بیماری کا ایک ذریعہ

پیسہ ایک عظیم آزمائش کا ذریعہ ہے، کیونکہ اسے "کس کی ملکیت کی فہرست" سمجھا جاسکتا ہے، کیونکہ پیسہ (تعریف کے لحاظ سے) بازار میں کچھ بھی خریدنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جب ایک واحد مراعات یافتہ گروہ (ایک اجارہ دار) تلی ہوا سے پیسہ بنا سکتا ہے، تو وہ اس "فہرست میں ترمیم کرسکتے ہیں کہ کون کس چیز کا مالک ہے"، اور اپنے فائدے کے لیے ایسا کرنے کے لیے ایک طاقتور ترغیب حاصل کر سکتا ہے۔ یہ "رقم بطور ملکیت لیجر" زاویہ مرکزی بینکنگ کے بنیادی محرک پر روشنی ڈالتا ہے۔ ایک ایسا ادارہ جو اپنے پرائیویٹ شیئر ہولڈرز کے مفادات کو آگے بڑھانے کے لیے خصوصی استحقاق کے ساتھ اپنے آپ کو "فہرست کے مالک" کے طور پر پیش کرتا ہے، یہاں تک کہ ہر کسی کو غلام بنانے کی قیمت پر۔

چونکہ بازار میں ہر چیز کو پیدا کرنے کے لیے انسانی وقت کی قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے (یہاں تک کہ زمین کو فروخت کرنے کے لیے ہاتھوں کی ضرورت ہوتی ہے)، ہم کہہ سکتے ہیں کہ پیسہ انسانی وقت کی علامت ہے۔ اسی طرح جیسے اسٹاک، سرٹیفکیٹ کمپنی کے سرمائے کا عنوان ہے، پیسہ انسانی وقت کا عنوان ہے۔ لوگ پیسہ کمانے کے لیے وقت کی قربانی دیتے ہیں جسے وہ دوسروں کی قربانیوں پر خرچ کرسکتے ہیں۔ واضح طور پر، ایک آلہ جو انسانی وقت کو حکم دے سکتا ہے ایک عظیم آزمائش کی چیز ہے، کیونکہ یہ طاقت کا ایک طاقتور ذریعہ ہے (وقت کے ساتھ کام کے طور پر طبعیات کی طرف سے تعریف) اقتدار کی ہوس زیادہ تر جنگوں کا محرک ہوتی ہے — جس میں عام طور پر سرمایہ، خوراک، یا علاقے کو زبردستی حاصل کرنے کی کوششیں شامل ہوتی ہیں۔ اور طاقت کی کمی کا ناخوشی سے گہرا تعلق ہے، جو اس کے استحکام کو دلکش بناتا ہے- جیسا کہ فیلو یہودیس نے کہا:

> ”کوئی بندہ واقعی خوش نہیں ہوتا، اس سے بڑی مصیبت اور کیا ہو سکتی ہے کہ اپنے آپ سمیت کسی بھی چیز پر اختیار نہ رکھے“۔

پیسہ ہمیشہ سے بنی نوع انسان کے خود مختاری اور غلامی کے تصورات کا ایک اہم حصہ رہا ہے۔ جب فطری طور پر آزاد بازار کے عمل کے ذریعے منتخب کیا جاتا ہے، تو پیسہ اجتماعی لوگو کی انتہا ہے: انفرادی خود مختار اظہار کی ترکیب۔ لیکن قدرتی پیسے کو مصنوعی ظالموں نے ہائی جیک کر لیا ہے: جس وجہ سے ہم آج ریاستوں کو خود مختار کہتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ گینگ ہیں جو دنیا کے آزادانہ طور پر چنے ہوئے پیسے پر راج کرتے ہیں۔ یعنی سونے پر۔

نام نہاد خود مختار ریاستیں

"میں نہیں جانتا تھا کہ میں ایک غلام ہوں، جب تک مجھے پتہ نہ چل جائے کہ میں وہ کام نہیں کر سکتا جو میں چاہتا ہوں۔" فریڈرک ڈگلس

5,000 سالوں سے، قیمتی دھاتوں کو پیسے کے طور پر پسند کیا جاتا رہا ہے کیونکہ انہوں نے اپنی پانچ خصوصیات کو بہترین طریقے سے پورا کیا: تقسیم ہونے، پائیداری، منتقلی میں آسانی، پہچاننے کی صلاحیت، اور کمی۔ سونا تمام مالیاتی دھاتوں کی وجہ سے سب سے زیادہ راج کرنے کے لئے آیا، یہ سب سے زیادہ قلیل تھا۔ قلت، دلیل کے طور پر پیسے کی سب سے اہم جائیداد ہے، کیونکہ سپلائی کی حد کی یقین دہانی کے بغیر، کوئی ہمیشہ اس میں ذخیرہ شدہ قیمت کو بڑھانے اور چوری کرنے کے لالچ میں آتا ہے۔ (دیکھیں: *ایگری موتیوں کی مالا، پینیوس کپڑے کی رقم، یا فیاٹ کرنسی*)۔

حکومتوں نے ہمیشہ سونے کے سکوں اور گودام کی کارروائیوں کو کنٹرول کرنے کے لیے مارکیٹ میں پیسے کے لیے مداخلت کی ہے، ان دونوں نے معیاری سکے یا گودام کی رسیدیں جاری کر کے پیسے کی تقسیم، منتقلی میں آسانی، اور شناختی خصوصیات کو بہتر بنانے کی کوشش کی۔ ان "سرٹیفیکیشن فنکشن" کاروباروں کو اجارہ داری بنا کر، ریاست نے لین دین کرنے والی جماعتوں سے اعتماد کا بوجھ اپنے اوپر منتقل کر دیا۔ پوری تاریخ میں ریاستوں نے پیسے (سکے یا سلاخوں) کی قدر (وزن یا خوبصورتی) اور پیسے کے متبادل (کاغذ کے گودام کی رسیدیں) کی تصدیق کو ہمیشہ اپنا (خصوصی) کاروبار بنایا ہے۔

یاد رکھیں: مسابقت سے موصلیت آزاد منڈیوں کے ذریعے پیدا ہونے والے سچائی کی دریافت کے عمل میں خلل ڈالتی ہے۔ اس وجہ سے، کسی بھی اجارہ داری میں رکھا ہوا اعتماد ہمیشہ ٹوٹ جاتا ہے۔

حکومت املاک کے حقوق کے تحفظ کے لیے موجود ہے: ایک مقصد یہ رقم کی اجارہ داری اور جعل سازی کے ذریعے ناپاک کرتا ہے۔

تمام قومی کرنسیاں اصلی رقم کے کاغذی وعدوں کے طور پر شروع ہوئیں۔ آج، یہ کرنسیاں حقیقی رقم کے لیے قابل واپسی نہیں ہیں، اور اس کی بجائے کاغذی کرنسی کہلانے والے ہمیشہ پائیدار نامکمل وعدوں میں تبدیل ہو گئی ہیں۔ حکومتوں میں معاشروں (اجتماعی لوگو کی پابندی) کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ ان پیسوں کے متبادل میں لین دین کریں اور شہریوں سے دولت (عرف چوری کا وقت) چھیننے کے ایک ذریعہ کے طور پر ان کی فراہمی میں ہیرا پھیری کرنے کا خصوصی حق محفوظ رکھیں۔ درحقیقت، کاغذی کرنسیاں غیر متفقہ قرضے ہیں جو سست رفتاری سے گزر رہے ہیں جب کہ ان کا استعمال معاشرے پر زبردستی مسلط کیا جاتا ہے۔ ہر وقت، مرکزی بینک حقیقی رقم — سونا — جمع کرتے رہتے ہیں اور اس مستند، آزاد منڈی میں ایک دوسرے کے ساتھ حتمی تصفیہ کرتے ہیں۔ جو تبادلے کا منتخب ذریعہ ہوتا ہے۔

اس طرح دیکھا جائے تو، "پیسہ چھاپنا" دراصل کرنسی کی جعل سازی سے مراد ہے — جھوٹے وعدوں کی پیداوار، کیونکہ کرنسیوں کا اب حقیقی پیسے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ سادگی سے کہا جائے تو: کاغذی کرنسی ایک زندہ جھوٹ ہے۔ اس بات سے قطع نظر کہ آپ اسے ایک آلہ یا ہتھیار سمجھتے ہیں (صارف کی نیت کے موضوع پر منحصر ہے) رقم کی فراہمی میں ہیرا پھیری صرف ایک چیز کے لیے معروضی طور پر مفید ہے: یہ دولت کی عدم مساوات کو جنم دیتا ہے (وقت چوری کر کے)۔ جیسا کہ جی براشی کہتے ہیں: "ہر ٹول ایک ہتھیار ہے (اگر آپ اسے درست استعمال کرتے ہیں)۔" مرضی کے مقابلوں میں فائدہ حاصل کرنے کے ایک ذریعہ کے طور پر، کرنسی کی جعل سازی ایک ہتھیار ہے۔

جنگ کے زمانے میں، جنگجو قوموں نے مخالف کرنسیوں کو جعلی بنانے کی کوششیں کی ہیں تاکہ افراط زر کا سبب بن سکے۔ مثال کے طور پر، نازی جرمنی نے معیشت کو سبوتاژ کرنے کے لیے انگلینڈ پر جعلی نوٹوں سے بمباری کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اور بادشاہت کے زیر کنٹرول جاپان میں، نوبوریٹو لیبارٹری نے کرنسی کی جعل سازی کی کارروائیوں کے ساتھ اقتصادی بغاوت کی حکمت عملی کے طور پر تجربہ کیا۔ امن کے زمانے میں، کرنسی کی جعل سازی مرکزی بینک کا خصوصی ڈومین ہے، جس کی "توسیعاتی مالیاتی پالیسی" رقم کی سپلائی میں 7 فیصد سالانہ اضافہ کرتی ہے-یعنی ڈالر رکھنے والوں کی دولت کا صرف 7 فیصد چوری کرنا (وقت کا ایک ذخیرہ-بچت) ہر سال جعل سازی کی کارروائیوں کے ذریعے۔

یقیناً، جب حالات بہت زیادہ غیر یقینی ہو جاتے ہیں، مارکیٹ کے شرکاء فطری طور پر ٹھوس سونے کے اعتماد کو کم سے کم کرنے کی طرف آتے ہیں، چونکہ پیسے کے متبادل (بہترین طور پر) مستقبل میں رقم وصول کرنے کا وعدہ کرتے ہیں، اس لیے وہ ڈیفالٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کاغذی کرنسیوں کے برعکس، سونا اجتماعی لوگو کا اظہار ہے، نہ کہ کسی ہم منصب کی طرف سے جبر۔ خود اعلان کردہ "خود مختار" ریاست ایک کاروباری ماڈل ہے جو سونے اور چاندی جیسی خود مختار رقم کی ضبطی پر بنایا گیا ہے۔ سونے کی اعلیٰ مالیاتی خصوصیات نے اسے تاریخ میں خود مختار رقم کی سب سے قیمتی شکل بنا دیا، ایک ایسا دور جو اس نے قدیم مصر کے قیام سے پہلے بھی برقرار رکھا ہے۔

عظیم اہرام

"کسی ملک کو فتح کرنے اور اسے غلام بنانے کے دو طریقے ہیں۔ ایک تلوار سے۔ دوسرا قرض سے ہے۔" - جان ایڈمز

قدیم مصر، بائبل میں قدیمی ظلم ہے۔ مصر اپنے عظیم اہراموں کے لیے مشہور ہے، عظیم مینار، جو غلاموں کی محنت کی پشت پر تعمیر کیے گئے تھے۔ درحقیقت، ان تعمیرات کی عظمت ان بہت سے غلاموں کی شکر گزاری کا ایک بڑا قرض ہے جن کا وقت قدیم مصر کے فرعون آقاؤں نے چرایا تھا۔ یہ سمجھنے کے لیے کہ صرف ایک عظیم اہرام کے لیے تعمیراتی عمل کتنا مشکل تھا، ول ڈیورنٹ کی کتاب ہیرو آف ہسٹری کے اس ڈیٹا پوائنٹ پر غور کریں:

"ہیروڈوٹس کے مطابق... خود اہرام کو بیس سال تک 100,000 مردوں کی محنت درکار تھی۔"

عظیم اہرام کی تعمیر میں کئی غلام گھٹنے گزرے، لیکن تاریخ میں اہرام کی اس سے بھی بدتر اسکیمیں ہیں...

مصری غلاموں سے اس وقت کی چوری کو زیادہ درست طریقے سے درست کرنے کے لیے، ایک بار پھر یہ فرض کرتے ہوئے کہ ہر غلام نے سالانہ 5,000 گھنٹے دستی مزدوری میں صرف کیے، 100,000 غلاموں کی ایک افرادی قوت 20 سال تک دس بلین گھنٹے چوری کے وقت کے برابر ہے۔ ایک ہی عظیم اہرام کی تعمیر کے دوران جسمانی غلامی کی بربریت کی مذمت کرنے والے گھنٹوں کی حیرت انگیز مقدار، لیکن (خوفناک طور پر) انسانی تاریخ کی سب سے بڑی اہرام اسکیموں کے ذریعے چوری کیے گئے وقت سے بھی کم—کاغذی کرنسی۔ جیسا کہ ہنری فورڈ نے پیش گوئی کی تھی:

"یہ کافی ہے کہ قوم کے لوگ ہمارے بینکنگ اور مالیاتی نظام کو نہیں سمجھتے، کیونکہ اگر انہوں
نے ایسا کیا تو مجھے یقین ہے کہ کل صبح سے پہلے ایک انقلاب آجائے گا۔"

ایک اہرام اسکیم ایک سرمایہ کاری اسکیم ہے جس کی بنیاد نیٹ ورک مارکیٹنگ کے درجہ بندی کے سیٹ اپ پر ہوتی ہے، جس میں اونچی پرت کے شرکاء نیچے والوں کی قیمت پر منافع کماتے ہیں۔ کاغذی کرنسیاں مرکزی بینکوں کی طرف سے بنائی گئی اہرام اسکیمیں ہیں، جو سونے کی قیمت تک رسائی کو محدود کرتی ہیں اور اسے دباتی ہیں، جو بصورت دیگر ان کی کمتر کرنسیوں کا آزاد منڈی میں مقابلہ کرے گی، کیونکہ سونا قابل اعتماد طور پر نایاب ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس کی قیمت برقرار رہتی ہے۔ کاغذی کرنسیوں کا استعمال قانونی ٹینڈر اور ٹیکس قوانین کے ذریعے مجبور ہے۔ یہ یقین کرنا مشکل ہو سکتا ہے کہ دنیا کی سب سے مشہور کرنسی ایک اہرام سکیم ہے، لیکن امریکی ڈالر کی علامت اپنی کہانی بیان کرتی ہے:

Novus Ordo Seclorum لاطینی زبان میں "عمر کے نئے حکم" کے لیے ہے–یہ علامت The Fed کے قیام کے فوراً بعد ظاہر ہوئی: شاید اس سے مراد غلامی کے نئے نظام کی طرف ہے جسے "مرکزی بینکنگ" کے طرز کے تحت نافذ کیا گیا ہے۔

حکومتوں کے ایک طویل کھیل کے بعد، یہ اہرام اسکیمیں دنیا پر حاوی ہو گئیں۔ کاغذی کرنسیاں قرض پر مبنی رقم کے متبادل ہیں جو مرکزی بینکوں کے زیر کنٹرول ہیں، جو ان مانیٹری نیٹ ورکس کو صارفین پر مسلط کرتی ہیں اور مارکیٹ میں تمام مسابقت کو زبردستی یا پرتشدد طریقے سے دبا دیتی ہیں (Grão Para اور Maranhão کمپنی کی طرح)۔ سب سے زیادہ نفرت کی بات یہ ہے کہ یہ معاشرے کے غریب ترین لوگ ہیں - جو (ضرورت کے مطابق) اپنی دولت کا زیادہ تر حصہ کاغذی کرنسی میں رکھتے ہیں - جو اس دھوکہ دہی کے نظام کا سب سے زیادہ شکار ہیں۔

تمام قومی کرنسیاں، بشمول امریکی ڈالر، پیرامڈ اسکیمیں ہیں۔

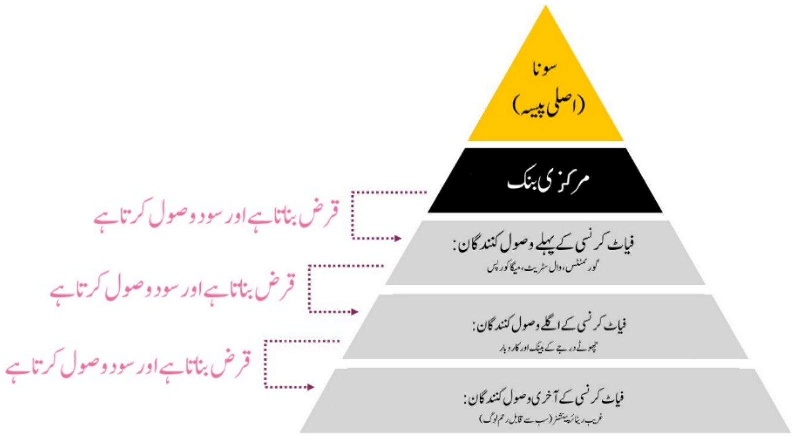

سب سے اوپر فیاٹ کرنسی اہرام اسکیمیں سونا ہے: ایک ایسی ٹیکنالوجی جسے پوری تاریخ میں لاتعداد کاروباریوں کے مجموعی مفت انتخاب (اجتماعی لوگو) کے ذریعے رقم کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ سونے کی کاغذی کرنسی کے تجرید کو خالصتاً اس لیے متعارف کرایا گیا تھا کہ اسے تبادلے کے لیے زیادہ آسان بنایا جائے، نہ کہ اسے بدلنے کے لیے۔ وقت گزرنے کے ساتھ، سونے کے لیے کرنسی کو چھڑانے کا آپشن ختم کر دیا گیا، حکومتوں کو کرنسی کی کمی پر مکمل کنٹرول دیا گیا، اور اس لیے اس کی فراہمی میں سمجھوتہ کر کے اپنے شہریوں سے دولت ضبط کرنے کی لامحدود صلاحیت حاصل کی گئی۔

اس کے نتیجے میں، جب بھی کاغذی کرنسی کی ایک نئی اکائی پرنٹ کی جاتی ہے (جسے مرکزی بینکوں کی طرف سے خوش فہمی میں "مقدار نرمی" یا QE کہا جاتا ہے)، اہرام اسکیم کی نئی تہیں اوپر سے نیچے رکھی جاتی ہیں، اور افراط زر کی لاگت ان لوگوں پر ڈال دی جاتی ہے جو کاغذی نوٹوں کو قیمت کے ذخیرہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اس سے بھی بدتر بات یہ ہے کہ کاغذی کرنسی کی ہر اکائی کا فائدہ اٹھایا جاتا ہے، تاکہ ایک یونٹ کو اس

وقت تک کئی آرڈرز سے ضرب دی جائے جب یہ وسیع رقم کی فراہمی کا حصہ بن جائے۔ فیڈ کو ایک مخصوص مثال کے طور پر دیکھنا: اپنے لیے سروس فیس ریونیو کو خالص کرنے کے بعد (اپنے آپریشنز کو فنڈ دینے کے لیے اور اپنے نامعلوم شیئر ہولڈرز کو 6٪ سالانہ ڈیویڈنڈ دینے کے لیے)، Fed امریکی حکومت کے قرض کی خریداری کے لیے نئے کاغذی ڈالرز کا استعمال کرتا ہے۔ تازہ چھپائی شدہ (زیادہ درست طریقے سے، الیکٹرانک طور پر تیار کردہ) کاغذی ڈالر پھر سرکاری بیوروکریٹس کی صوابدید پر ادا کیے جاتے ہیں، جو (غیر حیرت انگیز طور پر) ان بینکروں، کارپوریشنوں اور لابیوں کی حمایت کرتے ہیں جو اپنی سیاسی مہمات کے لیے ادائیگی کرتے ہیں۔ قابل نفرت طور پر، یہ متحرک دولت کو غریبوں سے امیروں تک دوبارہ تقسیم کرتا ہے (رابن ہڈ کو بھی شرم آئے گی)۔

حکومتیں مر ‌ ‌ی بینکوں کے ساتھ مل کر فیاٹ ڈالر ہولڈرز کو زیادہ سے زیادہ پرنٹ کر کے، مؤثر طریقے سے اپنی اہرام اسکیموں میں "نئی تہوں کا اضافہ" کرتی ہیں۔

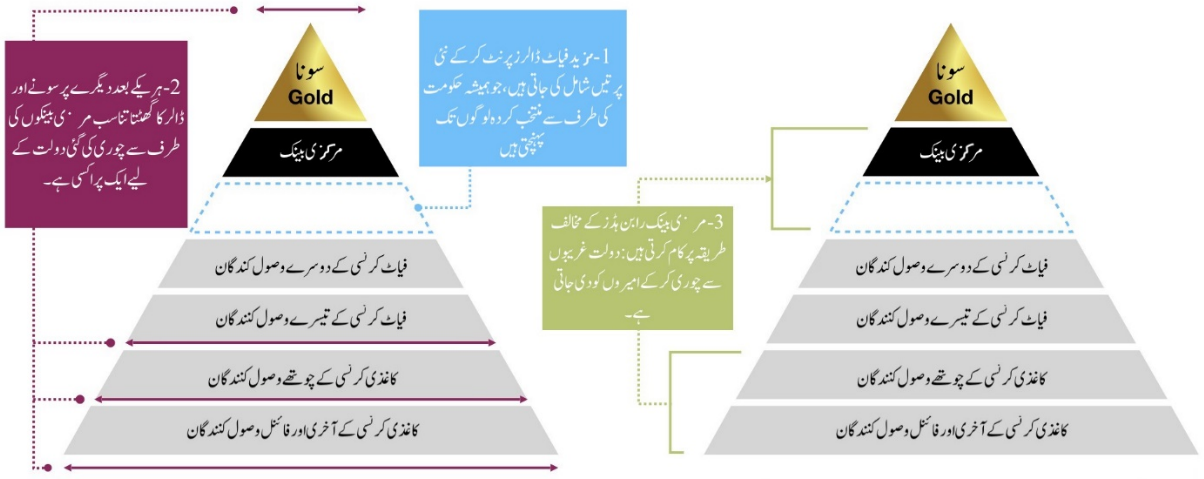

کاغذی کرنسی سپلائی افراط زر نیچے سے اوپر تک اثاثوں کے دعووں کو دوبارہ مختص کرتی ہے: یہ نجی املاک کے حقوق کی براہ راست خلاف ورزی ہے۔ قانونی طور پر نافذ کردہ ناانصافی۔

جب تک لوگ کافی حد تک غیر فعال اور نتیجہ خیز رہتے ہیں، یہ اہرام اسکیمیں پہلے سے زیادہ تعمیر کی جا سکتی ہیں، اور اپنے سیاسی مجرموں کے لیے دولت نکالنے (وقت کی چوری) کے ہتھیار کے طور پر کام کرتی رہیں گی۔ تاہم، چونکہ اس کائنات میں کوئی بھی چیز مفت نہیں ہے، اس لیے یہ کاغذی کرنسی کی فراہمی میں توسیع ہمیشہ کے لیے جاری نہیں رہ سکتی۔ چونکہ QE کے راؤنڈ کے بعد پرتیں جمع ہوتی رہتی ہیں، اور قیمتوں میں افراط زر کے ذریعے لوگوں پر واضح طور پر سخت سے سخت ٹیکس لگایا جاتا ہے، اس سے کرنسی پر اعتماد کم ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ہیمنگوے نے دیوالیہ پن کے بارے میں کہا تھا، یہ سب سے پہلے بتدریج ہوتا ہے، پھر اچانک جب افراط زر ہائپر انفلیشن کو راستہ فراہم کرتا ہے: معاشی اعتماد کی رقم کی مکمل پگھلاؤ کا مقصد

پہلی جگہ سہولت فراہم کرنا ہے۔ اس مقام پر، "مرکزی بینک کے مالکان" نے اپنے "کاغذی کرنسی کے محکوم شہریوں" کو سختی سے دھکیل دیا ہے، کیونکہ وہ آخرکار اپنی روزمرہ کی معاشی ضروریات کے کنارے پر پہنچ جاتے ہیں۔

کاغذی کرنسی اہرام اسکیمیں غیر معینہ مدت تک اس وقت تک بنائی جا سکتی ہیں جب تک کرنسی کے گرنے (ہائپر انفلیشن) یا لوگ آپٹ آؤٹ کرنے کا انتخاب نہ کریں۔ جیسے جیسے اہرام لمبے ہوتے جاتے ہیں، لوگوں کا کرنسیوں اور ان کے سازشی حاکموں پر سے اعتماد ختم ہو جاتا ہے۔

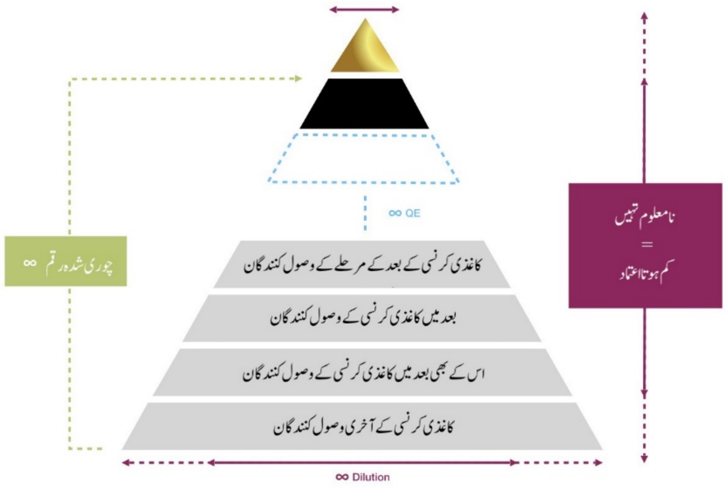

خوش قسمتی سے، بٹ کوائن کی بدولت، یہ مالیاتی اہرام اسکیمیں اب براہ راست مقابلے سے محفوظ نہیں رہ سکتیں (جیسا کہ وہ سونے سے ہیں)۔ تمام کاغذی کرنسیاں مرکزی بینکوں کی مسابقت کو دبانے کی قابلیت پر تنقیدی طور پر انحصار کرتی ہیں — دریافت کا عمل جو بصورت دیگر ان کے وہم میں خلل ڈالے گا۔ سونے کی عالمی سپلائی کا 20٪ مالک ہونا مرکزی بینکوں کو اس کی قیمت پر خاصا اثر و رسوخ فراہم کرتا ہے، جسے وہ کاغذی منڈیوں میں فعال طور پر دبا دیتے ہیں۔ مداخلت کے بغیر، کاغذی کرنسیاں تیزی سے سونے کی اعلیٰ قیمت کی تجویز پر گر جائیں گی، کیونکہ لوگ ہمیشہ ایسی رقم کے حق میں ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ اپنی قدر رکھتی ہے (کمی کے باعث)۔ اس سلسلے میں، بٹ کوائن — دنیا کا واحد "ڈیجیٹل گولڈ" ایک اہم پیش رفت کی نمائندگی کرتا ہے: ایک مالیاتی ٹیکنالوجی جو سونے کے لیے خلل کا باعث بننے والی ہے، مرکزی بینکوں کے مسابقتی دباؤ کے خلاف مزاحم ہے، اور مطلق کمی کی ایک بار دریافت ہے۔

بٹ کوائن ڈیجیٹل سونا ہے—یہ وہ واحد پیسہ ہے جو بد عنوانی سے مکمل طور پر محفوظ ہے۔

ہر پرت اصلی رقم پر مشتمل ہے، کاغذی وعدوں پر نہیں، اور اس کی رقم کی فراہمی 21 ملین پر طے کی گئی ہے: بٹ کوائن میں بالکل صفر غیر متوقع افراط زر ہے۔

تمام رقوم ایک کثیر سطحی مارکیٹنگ کی تشخیص کو متحرک کرتی ہے: بٹ کوائن کے لیے، ابتدائی طور پر حاصل کرنے والے دوسروں کے بعد میں اپنانے کی توقع کر کے غیر متناسب فائدہ اٹھاتے ہیں (بٹ کوائن اقتصادی طور پر جوتوں کے تسمے کھولنے کے عمل کی خصوصیت کا حامل ایک درست سائیکل ہے)۔ لیکن کاغذی کرنسی، اہرام اسکیموں کی نامعلوم سپلائی کے برعکس، بٹ کوائن کی ایک عالمی سطح پر معروف سپلائی ہے۔ کاغذی کرنسیوں کے لیے، "ابتدائی اختیار کرنے والے" ہمیشہ وہ ہوتے ہیں جن کی پرنٹنگ پریس تک رسائی ہوتی ہے۔ ایک پوزیشنی توازن (ایک سیاسی استحقاق) جو کھیل کو غیر منصفانہ بناتا ہے۔

ایک زیادہ متوازی نظام، بٹ کوائن، منفرد طور پر مکمل معلومات کی خصوصیت رکھتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مارکیٹ کے تمام شرکاء اس پر حکمرانی کرنے والے قواعد کو دیکھ سکتے ہیں، اس بات کی تصدیق کر سکتے ہیں کہ 21 ملین سے زیادہ یونٹ کبھی نہیں ہوں گے، اور قطعی طور پر تعین کر سکتے ہیں کہ ہر ایک کب تیار کیا جائے گا۔ بٹ کوائن کے کھیل میں، تمام غیر متوقع سپلائی افراط زر کو مکمل صفر پر رکھنے والوں کے لیے بہتر بنایا جاتا ہے۔ مکمل معلومات کی فراہمی، مکمل مسابقت کے معاشی تصور کے لیے ایک شرط ہے: ایک مثالی (ابھی تک ناقابل حصول) مارکیٹ کی حالت جہاں مسابقت غیر ضروری ضوابط سے مکمل طور پر متاثر نہیں ہوتی ہے اور دولت کی پیداوار زیادہ سے زیادہ ہوتی ہے۔ بٹ کوائن کا ایک سب سے بڑا وعدہ رقم اور ریاست کو الگ الگ کر کے عالمی منڈیوں کو معاشی کمال کی اس حالت کے قریب لانا ہے۔

مستقل رہنے کی تہوں میں بچھا ہوا، یہ "ڈیجیٹل گولڈ" اہرام کاغذی کرنسیوں کی پیدائشی غیر یقینی صورتحال کو دور کرتا ہے۔ چونکہ پیسہ "غیر یقینی صورتحال کے خلاف بیمہ" ہے، لہذا اس کی مانگ اس کی مالیاتی خصوصیات کی نسبتاً یقین پر مرکوز ہے۔ اور بٹ کوائن پانچوں کے لیے بہتر بناتا ہے: یہ خالص معلومات کی تقسیم، پائیداری، نقل پذیری، اور پہچاننے کی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اور وقت کی کمی، موت اور ٹیکس کی طرح، "21 ملین بٹ

کوائن" کی یقین دہانی کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ اس ڈیجیٹل، بالکل نایاب، اور چوری سے پاک رقم کو مستقبل میں اپنانے کی ترغیب کے ساتھ مل کر بٹ کوائن کو ایک کھیل کے مرکزی خیال کا حصہ بنا دیتا ہے جس سے عالمی منڈی آسانی سے بچ نہیں سکتی۔ متضاد طور پر، یہ قطعی طور پر ناگزیریت ہے جو دنیا بھر میں زیادہ سے زیادہ غلاموں کی آزادی کا باعث بن رہی ہے۔

جیسے جیسے کاغذی کرنسی کی اہرام اسکیمیں لمبی اور کم قابل اعتماد ہوتی جا رہی ہیں، ہر ایک بتدریج (پھر اچانک) بٹ کوائن کے اعلیٰ بھروسہ مند مالیاتی نیٹ ورک میں سمٹ جائے گی۔ جو دنیا کی واحد ناقابل برباد رقم ہے۔

بٹ کوائن آزادی ہے کاغذی کرنسی غلامی ہے

اوپر کی تصویر میں اس کی مقررہ اونچائی کی علامت ہے، بٹ کوائن مانیٹری اہرام کی مکمل کمی، کاغذی کرنسی کی اہرام کی اسکیموں کا تیزی سے مقابلہ کرتی ہے کیونکہ وہ سپلائی کی توسیع کے ذریعے نسبتاً لمبے اور کم قابل اعتماد بڑھتے ہیں۔ آخر کار، یہ ضرب المثل "تاشوں کے پتوں کے گھر" بٹ کوائن کی مکمل شفافیت اور یقین میں کسی بھی وقت گر جاتے ہیں۔ چاہے مارکیٹ کے شرکاء کی سمجھ میں آئے یا نہیں، پیسے کے دائرے میں، معلوم نامعلوم سے تحفظ کا کام کرتا ہے۔

اس طرح سے دیکھا جائے تو، ہمارے پاس دنیا میں امید کرنے کے لیے بہت کچھ ہے، کیوں کہ آخر کار ایک مکمل طور پر جاننے والا پیسہ ہے۔ مرکزی بینکنگ کے مکمل طور پر غیر اخلاقی نظام کا بدعنوانی سے پاک متبادل۔ بٹ کوائن ایک ایماندار پیسہ ہے جو دنیا کو کاغذی کرنسی کے جھوٹ سے آزاد کرتا ہے۔ ماورائی معنوں میں، بٹ کوائن درحقیقت وہی ہو سکتا ہے جس کی تلاش میں قدیم کیمیا دانوں نے صدیوں کا وقت گزارا ہے: کبھی نہ خراب ہونے والا مادہ — جسے آثار قدیمہ میں لاپیس فلاسفورم کہا جاتا ہے۔ جو دنیا کی بدعنوانی کے لیے تریاق کا کام کرے گا۔ جیسا کہ اردن پیٹرسن نے اپنی مشہور کتاب Maps of Meaning میں کیمیا کے بارے میں لکھا ہے:

"کیمیا کی تبدیلی کا سلسلہ مسیح کے جذبے کے متوازی، ہیرو کے افسانے اور اس کے چھٹکارے کے متوازی ہے۔ کیمیا کا لازمی پیغام یہ ہے کہ انفرادی طور پر ظلم کو مسترد کرنا، نامعلوم اور خوفناک چیزوں کا رضاکارانہ تعاقب - مثالی پر ایمان پیش گوئی - ایک انفرادی تبدیلی کو اتنا زبردست پیدا کر سکتا ہے کہ اس کے مساوی صرف مذہبی خرافات کے سب سے زیادہ گہرے حصے میں ہی پایا جا سکتا ہے... لاپیس فلاسفورم "تبدیلی کا ایجنٹ" ہے، جو اساطیری چھٹکارے کے ہیرو کے مساوی ہے - جو "بیس دھاتوں کو سونے میں تبدیل کرنے کے قابل ہے۔" یہ، اس طرح، سونے سے زیادہ قیمتی چیز ہے - جس طرح ہیرو اپنی کسی بھی ٹھوس پروڈکشن سے زیادہ قیمتی ہے۔"

کیمیا کے طریقہ کار "پروٹو سائنس" تھے: ہزاروں سالوں سے تجرباتی عمل جو سائنسی طریقہ کار کی بعد میں ترقی کے لیے بنیادی تھے (حتیٰ کہ آئزک نیوٹن بھی ایک کیمیادان تھے)۔ ایک مکتبہ فکر کے طور پر، کیمیا چرچ کا ایک "کانٹا" تھا جس کا قیام اس عقیدہ پر مبنی تھا کہ فدیہ دینے والا علم فطرت کی تجربہ گاہ میں پایا جا سکتا ہے (اس وقت ایک بدعتی تصور)۔ انسانی تکنیکی کامیابیوں کے سب سے آگے کھڑے، ایک ہی رقم کے طور پر موجود ہے جس کی خصوصیت ہیرا پھیری سے پاک سپلائی، اور سچے مومنوں کی زندگیوں میں متاثر کن تبدیلیوں کو متاثر کرتی ہے، شاید بٹ کوائن درحقیقت وہ لاپیس فلاسفورم ہے جس کا تعاقب کیمیادانوں نے صدیوں سے کیا ہے جو ریاستی جبر کو بغاوت فراہم کرتا ہے اور ایسا کرنے میں، انسانوں کو خدا کے قریب لانا۔ بٹ کوائن ایک سچائی ہے، اور ایک تعریف کے مطابق، خدا کو سچی تقریر میں ظاہر کیا جاتا ہے جو پیتھولوجیکل درجہ بندی کو درست کرتا ہے۔ یا جیسا کہ بینجمن فرینکلن نے کہا:

"ظالموں سے بغاوت خدا کی اطاعت ہے۔"

آزادی، محبت اور سچائی کی طرح خُدا بھی لازوال ہے۔ میں یہاں "آسمان میں آدمی" کے بارے میں بات نہیں کر رہا ہوں: پیدائش کا قدیم خیال یہ ہے کہ خدا وہ قوت ہے جو آزادی کے ساتھ صلاحیت کے انتشار کا مقابلہ جرات، سچائی اور محبت کے ساتھ کرتا ہے تاکہ اسے اچھی اور مفید ترتیب میں تبدیل کر سکے۔ خدا کی شبیہ میں بنائے جانے کے باعث، ہم لوگ کے ساتھ جڑے ہوئے تمام خود مختار افراد ہیں، ایک خود پیدا کرنے والی

طاقت جو قدرتی دنیا کو ہم آہنگی کے ساتھ اچھی اور قابل رہائش جگہ میں تشکیل دینے کی ہماری صلاحیت کے لیے ذمہ دار ہے۔ ہمارا مستقبل ہمارے تخیلات میں پہناں ہے، ایک ایسی حقیقت جس کو ہم سوچ، تقریر اور عمل میں لوگو کو آزادانہ طور پر استعمال کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ لوگو ہم سب کے لیے ایک خداداد چنگاری ہے۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ الفاظ صرف روحانی سچائی کے نشان سے محروم رہ سکتے ہیں، ہم یہ کہنے کی مہم جوئی کر سکتے ہیں: خداا یک غلط حکمران اصول ہے جو ابدی زندگی میں پھیلایا گیا ہے۔ جیسا کہ جی کے چیسٹرٹن نے کہا:

> "ایک مردہ چیز وقت کے دھارے کے ساتھ جاسکتی ہے، لیکن صرف ایک زندہ چیز اس کے خلاف جاسکتی ہے۔"

سب سے زیادہ سچائی کے ساتھ لوگو کے خداداد اصول کو انفرادی طور پر مجسم کرنے کے لیے، اور اجتماعی طور پر خدا کی بے وقتیت کو زیادہ قریب سے دیکھنے کے لیے، ہمیں ان شیطانی قوتوں کے خلاف فتح حاصل کرنی چاہیے جو خفیہ طور پر اور مسلسل ہمارا وقت چوری کرتی ہیں۔

وقت چوری کرنا

> "یہ ایک قسم کا ڈاکو ہے جس پر قانون نہیں مارتا، اور جو انسانوں کے لیے سب سے قیمتی چیز چوری کرتا ہے: وقت۔" - نپولین بوناپارٹ

بہت سے لوگ غلطی سے سرمایہ دارانہ نظام کو دنیا میں بے شمار معاشی مسائل کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ تاہم، ہر جدید معیشت کے مرکز میں سوشلزم کا ایک ادارہ ہے: مرکزی بینک۔ قدیم معنوں میں، پہلا آدمی جس نے خود کو موسم سے بچانے کے لیے گڑھا کھودا وہ پہلا سرمایہ دار تھا، اور وہ شخص جس نے اپنے ذاتی مقاصد کے لیے اپنے چھوٹے سے علاقے پر متشدد طور پر قبضہ کیا وہ پہلا سوشلسٹ تھا۔ سرمایہ داری کا سیدھا مطلب ہے کہ ہر ایک کو اپنی محنت کے ثمرات پر خصوصی حقوق حاصل ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، ہر ایک کا اپنا وقت ہے۔ حقیقی سرمایہ دار کسی بھی قیمتی سامان کی تجارت کرنے کے لیے آزاد ہیں وہ اپنا وقت (سامان، خدمات، یا علم) تخلیق کرنے کے لیے دوسرے ملکیت والے لوگوں کے ساتھ لگاتے ہیں۔ دوسری طرف سوشلزم کا تقاضا ہے کہ حکومتیں (عرف عام میں دوسرے لوگ) آپ کے وقت کے ایک (زیادہ یا کم) حصے کے مالک ہوں۔ "گوشت کا پاؤنڈ" وہ بھرتی، ٹیکس، اور افراط زر کے ذریعے لیتے ہیں۔

سوشلسٹ کاغذی کرنسی ریاستی جبر کی روح رواں ہے: یہ سمجھنے کے لیے کہ وقت کی چوری کا مرکزی بینکنگ نظام کتنا زبردست ہو گیا ہے، آیئے "دی فیڈ" پر گہری نظر ڈالیں۔ سوشل سیکورٹی ایڈمنسٹریشن کی طرف سے سالانہ اجرت کے اعداد و شمار کا استعمال کرتے ہوئے، دو ملین امریکی ڈالر رقم کی فراہمی میں تبدیلیاں، اور فی کارکن 2,000 اوسطاً سالانہ کام کے گھنٹے فرض کرتے ہوئے، ہم کچھ چونکا دینے والے اعداد و شمار پر پہنچتے ہیں۔ USD کی فراہمی میں اضافے کو ہر سال اوسطاً گھنٹہ وار اجرت سے ڈالر میں تقسیم کر کے، ہم دو ملین امریکی ڈالر کی سپلائی کی توسیع (ذریعہ لنک) کے ذریعے معاشرے سے چوری ہونے والے گھنٹوں کے لیے ایک پراکسی کا حساب لگاتے ہیں۔

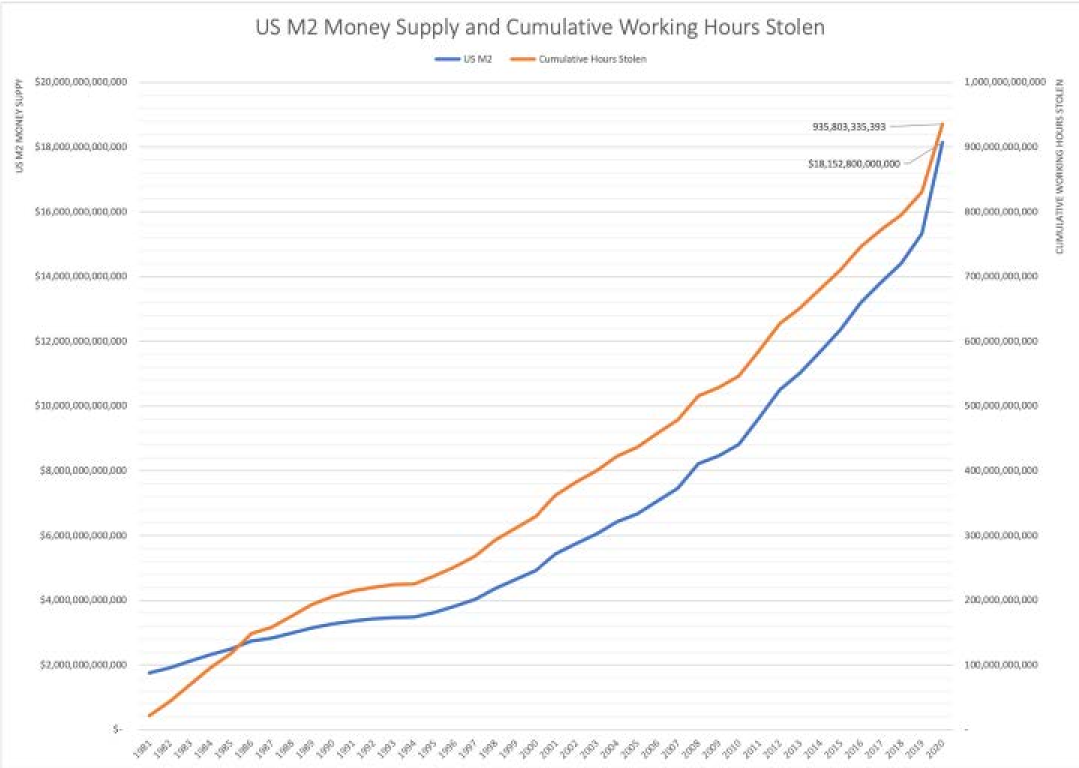

"پیسہ چھاپنا" کرنسی کی جعل سازی اور انسانی وقت کی چوری ہے- ایک لفظ میں، غلامی۔

1981 سے فی سال اوسطاً 7.6٪ کام کے گھنٹے چوری کرتے ہوئے، "دی فیڈ" کے بیوروکریٹس محنتی لوگوں کی پشتوں سے تقریباً ایک ٹریلین گھنٹے کم کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ فرض کریں کہ ہر فرد سالانہ اوسطاً 2,000 گھنٹے کام کرتا ہے، یہ 11.7 ملین لوگوں کو 40 سال تک غلام بنانے کے مترادف ہے۔ افراط زر کے ذریعے یہ مضمر ٹیکس امریکی حکومت کی طرف سے عائد کردہ تمام واضح ٹیکسوں کے علاوہ ہے- یہ سب سراسر سوشلزم کے اعمال ہیں۔ جب تک کہ لین دین متفقہ اور رضامندی سے مارکیٹ کے شرکاء کے ذریعے نہ کیا جائے، تب تک زر مبادلہ اسراف ہوتا ہے- یہ آزاد بازار سرمایہ داری کا مرکزی اصول ہے۔

1981 سے "دی فیڈ" کی طرف سے چوری شدہ وقت ٹرانس اٹلانٹک غلاموں کی تجارت سے 341٪ زیادہ ہے۔ سالانہ 23.4 بلین گھنٹے چوری ہونے کے ساتھ، "دی فیڈ" (نظریاتی طور پر) ہر سال 2.3 عظیم اہرام بنا سکتا ہے۔ ہر سال چوری ہونے والے مطلق انسانی وقت کے لحاظ سے، کاغذی کرنسی انسانی تاریخ میں غلامی کی سب سے بڑی اہرام اسکیم اور ادارہ ہے۔

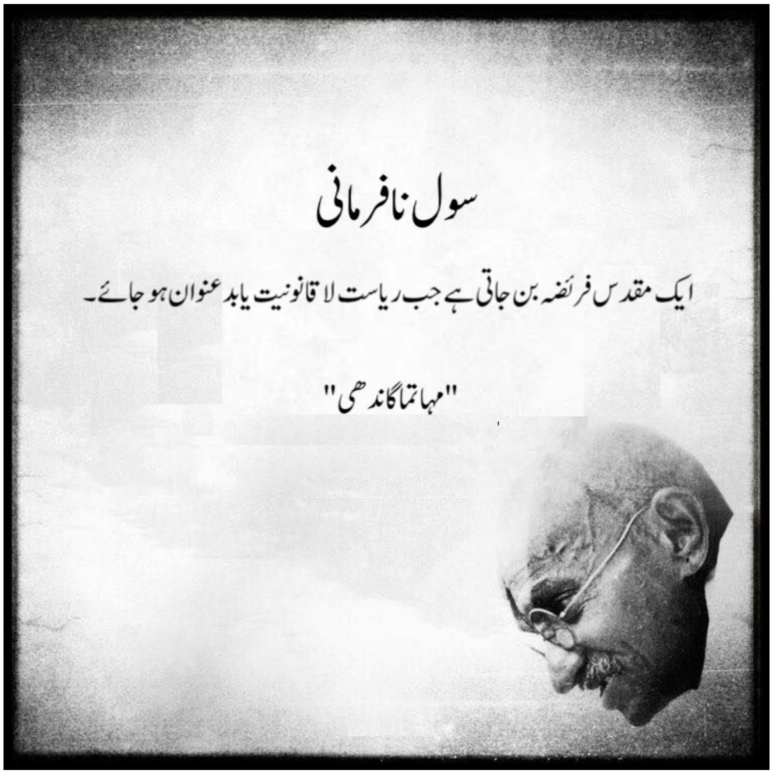

جب ہم مرکزی بینکنگ کو معاشیات کی کہانی کے طور پر تصور کرنا چھوڑ دیتے ہیں، اور اسے جرائم کی کہانی کے طور پر دیکھنا شروع کر دیتے ہیں، تو ہمیں حقیقی تصویر ملنا شروع ہو جاتی ہے۔ سرمایہ داری سچائی (محنت، تاخیری تسکین، اور دیانتدارانہ تجارت) سے قائم ہوتی ہے، جب کہ سوشلزم کی بنیاد جھوٹ (نوکر شاہی، پروپیگنڈا، اور چوری) پر رکھی جاتی ہے۔ جعلی ایگری موتیوں اور پینو کی طرح، جعلی ڈالر بھی فوجی کوششوں کو متحرک کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں، جس کے لیے (لڑائی سے پہلے) مالیات کے لیے واضح ٹیکس لگانے یا قرض لینے کی ضرورت تھی۔ سوشلسٹ پیسہ برائی کے لئے چھپے ہوئے فنڈنگ کا ذریعہ ہے: یہ انسانی تاریخ میں ہر آمر، عالمی جنگ، اور حراستی کیمپ کی مالی اعانت کے لئے استعمال ہوتا رہا ہے۔ اکیلے 20ویں صدی میں، فیاٹ کرنسی سے چلنے والی حکومتوں نے 169 ملین سے زیادہ لوگوں کو قتل کیا- ایک جدید میگا ظلم جسے democide کہتے ہیں:

TABLE 1.2
20th Century Democide

REGIMES	YEARS	DEMOCIDE (OOO)[1] TOTAL	DOMESTIC	GENOCIDE	ANNUAL RATE %[2]	
MEGAMURDERERS	**1900-87**	**151,491**	**116,380**	**33,476**		**[4]**
DEKA-MEGAMURDERERS	**1900-87**	**128,168**	**100,842**	**26,690**	**0.18**	**[4]**
U.S.S.R.	1917-87	61,911	54,769	10,000	0.42	
China (PRC)	1949-87	35,236	35,236	375	0.12	
Germany	1933-45	20,946	762	16,315	0.09	
China (KMT)	1928-49	10,075	10,075	Nil	0.07	[5]
LESSER MEGAMURDERS	**1900-87**	**19,178**	**12,237**	**6,184**	**1.63**	**[4]**
Japan	1936-45	5,964	Nil	Nil	Nil	
China (Mao Soviets) [3]	1923-49	3,466	3,466	Nil	0.05	[5]
Cambodia	1975-79	2,035	2,000	541	8.16	
Turkey	1909-18	1,883	1,752	1,883	0.96	
Vietnam	1945-87	1,670	944	Nil	0.10	
Poland	1945-48	1,585	1,585	1,585	1.99	
Pakistan	1958-87	1,503	1,503	1,500	0.06	
Yugoslavia (Tito)	1944-87	1,072	987	675	0.12	
SUSPECTED MEGAMURDE	**1900-87**	**4,145**	**3,301**	**602**	**0.24**	**[4]**
North Korea	1948-87	1,663	1,293	Nil	0.25	
Mexico	1900-20	1,417	1,417	100	0.45	
Russia	1900-17	1,066	591	502	0.02	
CENTI-KILOMURDERERS	**1900-87**	**14,918**	**10,812**	**4,071**	**0.26**	**[4]**
TOP 5	1900-87	4,074	2,192	1,078	0.89	[4]
China (Warlords)	1917-49	910	910	Nil	0.02	
Turkey (Atatürk)	1919-23	878	703	878	2.64	
United Kingdom	1900-87	816	Nil	Nil	Nil	
Portugal (Dictatorship)	1926-82	741	Nil	Nil	Nil	
Indonesia	1965-87	729	579	200	0.02	
LESSER MURDERERS	**1900-87**	**2,792**	**2,355**	**1,019**	**.1**	**[4]**
WORLD TOTAL	**1900-87**	**169,202**	**129,547**	**38,566**	**.1**	**[6]**

1. Includes genocide, politicide, and mass murder; excludes war-dead. These are most probable mid-estimates in low to high ranges. Figures may not sum due to round off.
2. The percent of a population killed in democide per year of the regime
3. Guerrilla period. 4. Average.
5. The rate is the average of that for three successive periods.
6. The world annual rate is calculated for the 1944 global population

1900–1987 کے دوران حکومتوں کے ذریعہ لاکھوں میں ہونے والے قتل کی مقدار کا تعین کرنے والا ایک جدول: 169,202,000 ہلاکتوں کا شکار۔

تاریخ واضح ہے: دنیا بھر میں کاغذی کرنسی جھوٹ کا نفاذ ایک خوفناک پیمانے پر جانی نقصان کا باعث بنتا ہے۔ سادگی سے کہا جائے تو: سوشلزم دھوکہ دہی ہے، اور جو لوگ مرکزی بینکنگ کی سچائی پر خاموش رہتے ہیں وہ اس کے جرم میں شریک ہیں۔ جیسا کہ نسیم طالب نے اختصار کے ساتھ یہ اخلاق بیان کیا ہے:

"اگر آپ فراڈ دیکھتے ہیں اور اسے فراڈ نہیں کہتے ہیں، تو آپ بھی فراڈ ہیں۔"

پیسے کی مرکزی منصوبہ بندی کوئی نیا خیال نہیں ہے۔ مارکس کے 1848ء کے کمیونسٹ پارٹی کے منشور میں، پیمائش نمبر پانچ میں لکھا ہے: "ریاست کے ہاتھوں میں کریڈٹ کی مرکزیت، ریاستی دارالحکومت اور ایک خصوصی اجارہ داری والے قومی بینک کے ذریعے۔" مارکس کی پلے بک سے سیدھا، مرکزی بینکنگ کے بارے میں سرمایہ دارانہ نظام میں کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ ایک سرمایہ دارانہ تنظیم ہے، تو آیئے ہم اس کے بارے میں سچائی سے بات کریں: مرکزی بینکنگ مانیٹری سوشلزم ہے۔ مالی غلامی کا ایک ادارہ۔ مزید، کارل مارکس ایک مشہور نسل پرست تھا۔ اس کا مرکزی بینکنگ کا سوشلسٹ نظام مکمل طور پر ان لوگوں سے دولت نکالنے کے لیے بنایا گیا ہے جو ریاست کو "کمتر" سمجھتی ہے۔ اس کے بعد، یہ حیرت کی بات نہیں ہے کہ مارکسی فلسفے پر مرکوز ایک ادارہ نسل پرست غلام بن گیا ہے۔

غلاموں کے مالکان مطلوبہ قربانیاں دیے بغیر کام کے فائدے چوری کرنا چاہتے ہیں۔ تجارتی معاشروں میں، سونے کو پیسے کے طور پر پسند کیا جاتا تھا کیونکہ اسے حاصل کرنے کے لیے "کام کے ثبوت" کی ضرورت ہوتی تھی: ایک ناقابل فراموش قیمت جس میں جعل سازی نہیں کی جا سکتی، اور اس لیے اس کے حصول کے لیے کی جانے والی اجتماعی قربانیوں کی خود نمائندگی کرتا ہے۔ کام ایک عظیم جستجو ہے، کیونکہ یہ ہمیں خدا کی بے وقتیت کے قریب لے جاتا ہے، چونکہ تمام اختراعات پیداواری بہتری ہیں - ایک ہی وقت کے اندر زیادہ سے زیادہ نتائج حاصل کرنے کے آلات۔ چوری اس کے برعکس ہے: ابدی خُدا کی مخالفت میں انا کی خدمت کے لیے حقیقت کے اخلاقی تانے بانے کو مروڑنا۔ حقیقت کو اس طرح سے موڑنے کی کوششیں کوشش کرنے والوں کو تباہ کرنے کے لیے ہمیشہ پیچھے ہٹ جاتی ہیں: اس طرح کے فریب سے ہماری نجات صرف سچائی ہے۔

درحقیقت، پیسہ ایک سماجی تعمیر ہے جسے ابھی وقت کی قربانی دینے اور بعد میں لطف اندوز ہونے کے لیے ذخیرہ کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ بعد کی قربانی کی قیمت پر اب مزے لینے سے قرض پیدا ہوتا ہے۔ حقیقی پیسہ قرض کو دراصل ختم کرنے والا آلہ ہے۔ کاغذی کرنسی پیسے کے تصور کے لیے مضحکہ خیز ہے، کیونکہ یہ قرض لینے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کے مطابق، fiat-currency-fueled-Economies نے ایک صدی سے زیادہ قرضوں پر خرچ کیا ہے، اور حساب کا دن قریب ہے: معاشی حقیقت اپنی بعد کی قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہے - یہ بتاتے ہوئے کہ آج حکومتیں (اخلاقی اور مالی طور پر) دیوالیہ پن کے کنارے پر کیوں ہیں۔

سماجی معاہدے کا ایک لازمی عنصر، آج جو وقت ہم معاشرے کی خدمت میں گزارتے ہیں، اس سے ہمیں مستقبل میں اس سے مساوی خدمات کے لیے قابل تلافی رقم حاصل کرنی چاہیے۔ جب مہنگائی کے ذریعے معاشرے کو لوٹنے والے ظالموں کی وجہ سے یہ عبوری اعتماد ٹوٹ جاتا ہے تو معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کی طرف جاتا ہے۔ کاغذی کرنسی دنیا میں برائی کا سب سے بڑا آلہ ہے: ایک بین نسلی تصرف کا ایک ہتھیار جسے غیر مشتبہ مضامین پر چالاک آقاؤں (غلام بنانے والوں) کے ذریعے استعمال کیا جاتا ہے۔

جدید غلاموں کے آقا

"غریب ہونا مشکل ہے، لیکن ڈالروں کی سرزمین میں غریب کی نسل ہونا مشکلوں کی انتہا ہے۔" -ڈبلیو ای بی ڈو بوئس

آقا اور غلام کی جہات تقریباً ہمیشہ نسلی یا ثقافتی نوعیت کی رہی ہیں، یہ ایک حقیقت ہے جو ہمارے موجودہ "مہذب" دور میں بھی تبدیل نہیں ہوئی ہے۔ امریکہ میں حالیہ برسوں میں افریقی امریکیوں کو نشانہ بنانے والی پولیس کی بربریت کا ایک دھبہ دیکھا گیا ہے۔ اور ایسا لگتا ہے کہ پولیس کی بربریت کی تازہ ترین کارروائی پولیس کے ہاتھوں سیاہ فام زندگیوں کی بظاہر نہ ختم ہونے والی کہانیوں سے تنگ معاشرے کے لیے آخری تنکا تھا۔ 25 مئی 2020 کو جارج فلائیڈ نامی 46 سالہ والد، دوست اور بھائی کو ریاستی پولیس افسر نے قتل کر دیا۔ پولیس اہلکار نے فلائیڈ کو گھٹنے کے ساتھ گردن سے دبایا، دن کے اجالے میں نو منٹ طویل، سست رفتار قتل عام کرتے ہوئے شہری بے بسی سے دیکھ رہے تھے۔

یاد رکھیں: سچائی تمام تحقیقات کا خاتمہ ہے۔ ڈیجیٹل دور میں، ادراک کی کھڑکیوں میں تیزی سے اضافہ ہو گیا ہے، اس طرح کی مشابہت اور اس طریقے سے دبانے کی کوشش سے تحقیقات کی روشنی کو پیش کیا جا رہا ہے۔ ڈیجیٹل وجود کا یہ کثیر الجہتی معیار آزاد منڈیوں کی سچائی تلاش کرنے کے کام کو تیز کرتا ہے: عرب بہار کی بغاوت، وکی لیکس، اور اب جارج فلائیڈ کے مظاہروں میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے کردار پر غور کریں۔ 1965 میں، جب

مارٹن لوتھر کنگ نے الاباما میں ووٹنگ کے غیر مساوی طریقوں کے خلاف احتجاج کی قیادت کی تو پولیس نے مارچ کرتے ہوئے کارکنوں پر تشدد کیا۔ اگرچہ اس سے ملتے جلتے بہت سے واقعات پہلے بھی آچکے ہیں، لیکن یہ ایک ٹیلی ویژن پر نشر ہوا، اور اس سے مکمل طور پر فرق بھی پڑا۔ دنیا کی نظروں کے ساتھ پولیس کو حقیقی وقت میں پرامن مظاہرین پر بربریت کا نشانہ بناتے ہوئے، امریکی حکومت کو جلد ہی نسلی علیحدگی اور امتیاز پر پابندی لگانے والی قانون سازی کے لیے دباؤ ڈالا گیا۔

آزاد منڈی کی سرمایہ داری ایک ایسا سماجی نظام ہے جس میں ہم حقیقت کی اعلیٰ معیار کی تصویر حاصل کرنے کے لیے دنیا کو زیادہ سے زیادہ آنکھوں سے دیکھتے ہیں (الفاظ اور قیمتوں کے ذریعے)۔ ڈیجیٹل دور میں، سمارٹ فونز، سوشل میڈیا، اور براہ راست ویڈیو کے ساتھ مارکیٹوں کے اس کثیر النظری کو وسعت دی گئی ہے۔ اس طرح یہ ہمارے اجتماعی شعور کو مزید بیدار کرتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جارج فلائیڈ جیسی ہزاروں المناک کہانیاں وقت کے ساتھ منظر عام پر آچکی ہیں، لیکن سوشل میڈیا کے ذریعے ان کے پھیلاؤ نے پولیس کی بربریت کے خلاف عالمی سطح پر شور مچادیا۔ ماضی میں، اس طرح کے قتل کو کم دیکھا گیا تھا، لیکن جدیدیت میں ایک آدمی کا قتل پوری دنیا میں ایک "فیاٹ غلام بغاوت" کو بھڑکا سکتا ہے۔ جارج فلائیڈ کا قتل سوشل میڈیا پر جنگل کی آگ کی طرح پھیلنا اور دنیا بھر میں مظاہروں کا بھڑک اٹھنا انکوائری کی روشنی اور اس طرح سچائی کی دریافت پر ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے اضطراری اثر ورسوخ کا ثبوت ہے۔

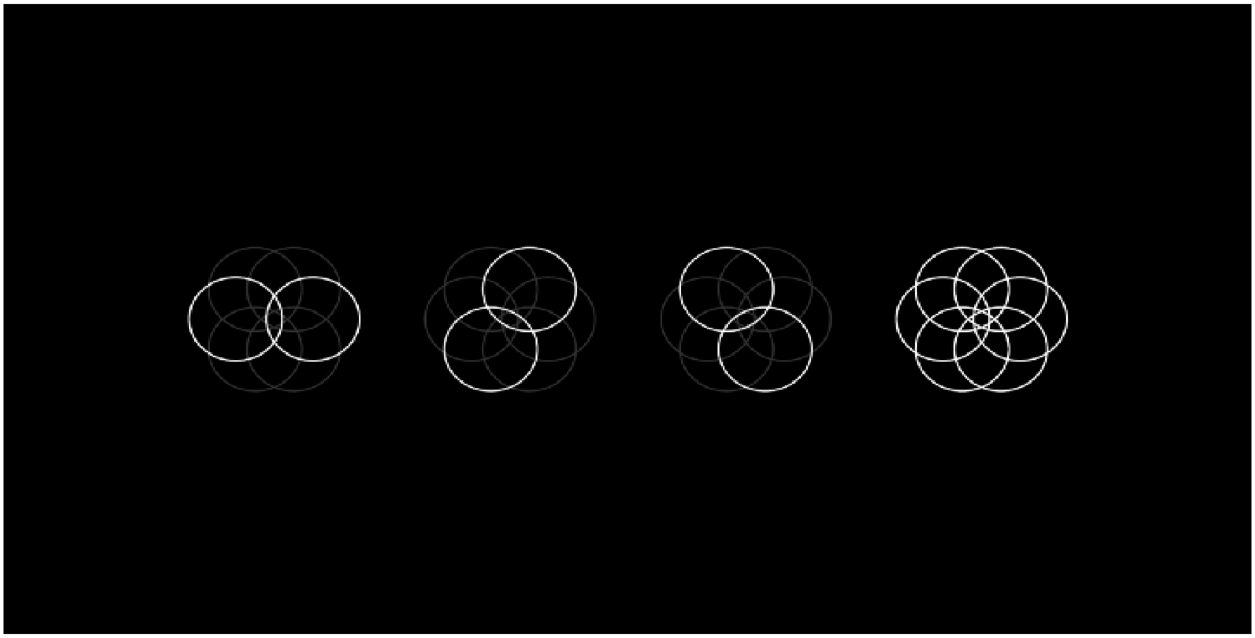

ایک سے زیادہ نقطہ نظر کی ترکیب حقیقت کی ایک اعلیٰ ریزولیوشن امیج حاصل کرنے کی کلید ہے: یہ آزاد منڈیوں کا جوہر ہے—وہ فورمز جن کے اندر انکوائری ایک اہم حقیقت بن جاتی ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ پولیس حکومت کی "جائیداد" کی محافظ ہوتی ہے: ان کا کام "امن قائم رکھنا" ہے جب کہ ریاست اپنے کاغذی غلاموں سے مسلسل انضباط کی اسکیم کو برقرار رکھتی ہے۔ بہت سے جنوبی امریکی شہروں میں پولیس کے محکمے غلامانہ گشت کے طور پر شروع ہوئے جنہیں بھگوڑے غلاموں کی بازیابی اور سزا دینے میں زمینداروں کی مدد کرنے کا کام سونپا گیا تھا۔ اس طرح غلاموں کے "جائیداد کے حقوق" کا تحفظ۔ آج بھی پولیس کا کام عدالت کے لیے معلومات اکٹھا کر کے جرائم کی تفتیش کرنا ہے، شہریوں کی جان کی حفاظت کرنا نہیں۔ جیسا کہ محاورتاً کہا جاتا ہے: "قبضہ قانون کے دس میں سے نواں حصہ ہے،" تو واضح طور پر پولیس — عسکریت پسند حقائق تلاش کرنے والوں کا ایک گروپ ہے — جو دراصل حکومتی حواریوں سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔

انکوائری کی روشنی سچائی کو ظاہر کرنے کے لیے جھوٹ کو پگھلا دیتی ہے: یہی وجہ ہے کہ مرکزی بینکنگ ناکام ہو جائے گی — یہ تنقیدی طور پر جہالت، خوف، اور آزاد انتخاب کو دبانے پر منحصر ہے۔ یہ ڈیجیٹل دور میں ہمیشہ موجود جستی نگاہوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔ علم تک بے مثال رسائی والی دنیا میں مرکزی جعل سازی کی کارروائیوں کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ مارے جانے سے پہلے، جارج فلائیڈ کو 20 امریکی ڈالر کا جعلی بل استعمال کرنے کی کوشش کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا: اسی جرم کا ارتکاب "دی فیڈ" ٹریلینز میں کرتا ہے۔ لاکھوں، اربوں، کھربوں: ان اعداد و شمار کو کہنا آسان ہے، لیکن ریاست کے زیر اہتمام جعل سازی کی کارروائیوں کی اصل شدت کو سمجھنا زیادہ مشکل ہے۔ ایک تصور مدد کرے گا:

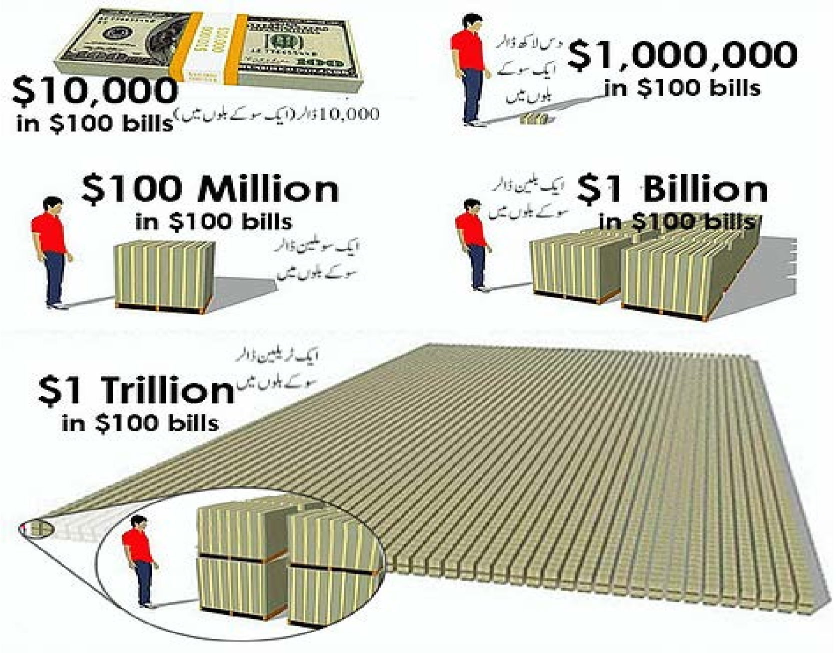

جارج فلائیڈ کو 20 ڈالر کا جعلی بل استعمال کرنے پر قتل کیا گیا تھا جب کہ دی فیڈ نے ٹریلین بلوں کی نقل کی۔

چھاپا گیا ہر امریکی ڈالر وقت کی چوری کا ثبوت ہے—امریکی قومی قرض کا تصور ہمیں اس بات کا کچھ احساس دلاتا ہے کہ ادارہ جاتی وقت کی چوری کا مرکزی بینکنگ نظام کتنا زبردست ہو گیا ہے:

امریکی قومی قرض فزیکل کاغذی ڈالر میں۔ یہ رینڈرنگ 2017 سے ہے؛ امریکی قومی قرض کے ساتھ اب 26$ ٹریلین کا اضافہ ہو رہا ہے، مجسمہ آزادی آج مزید نظر نہیں آئے گا۔

یاد رکھیں: معاشرہ اس وقت ہمیشہ غلامی کی طرف سفر کرتا ہے جب چند مراعات یافتہ طبقے سب سے زیادہ سستے پیسے پیدا کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ اس طرح، مرکزی بینکنگ کے خاتمے سے پہلے ایک آزاد دنیا ہمیشہ کے لیے پہنچ سے باہر ہے۔

جیسا کہ یہ ستم ظریفی ہے، جارج فلائیڈ پر جعلی 20$ کا بل استعمال کرنے کے لیے دباؤ ڈالا گیا کیونکہ "دی فیڈ "بڑے پیمانے پر امریکی ڈالر کی نقل کرتا ہے۔ ایک بار پھر، پیسے کا معاشی کردار اخلاقی معیارات پر براہ راست اثر انداز ہوتا ہے: کاغذی کرنسی کی اہرام اسکیمیں چوری کے ثبوت پر مبنی ہوتی ہیں، جو لوگوں کو کرائے کی تلاش، چوری، اور دوسروں کو دھوکہ دینے پر مجبور کرتی ہیں تاکہ وہ اپنے مقاصد پورے کر سکیں۔ مہنگائی ہم میں سے غریب ترین طبقے کو سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے، جو لوگوں کو کرایہ پر لینے، چوری کرنے اور دوسروں کو دھوکہ دینے پر مجبور کرتا ہے افراط زر ہم میں سب سے زیادہ غریبوں پر اثر انداز ہوتا ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ جدید امریکہ میں سیاہ فام خاندان کے پاس اوسط دولت سفید فام خاندان (17,000$ سے 171,000$) کے 10٪ سے بھی کم کیوں ہے اور گر رہی ہے۔ جیسا کہ مائیکل کریگر قرض پر مبنی کرنسیوں کے اس نظامی ہتھیار کو بیان کرتا ہے:

> "لوگوں کو بااختیار بنانے کے بجائے، یہ انہیں جدید دور کے معاہدے میں بندھے نوکروں میں بدل دیتا ہے جو کہ نہ ختم ہونے والی مشقت میں پھنسے ہوئے ہیں جن کے اترنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ یہ کوئی حادثہ نہیں ہے، یہ ایک آزمایا ہوا آلہ ہے جو کہ جب میڈیا کے مسلسل پروپیگنڈے کے ساتھ مل جاتا ہے تو ایک تابعدار، الجھن زدہ، اور مایوس نچلا طبقہ بنانے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔"

بٹ کوائن خرید کر، آپ ریاست کے زیر کنٹرول کرنسی کی اہرام اسکیموں کے خلاف عالمی احتجاج میں اس طرح حصہ لے رہے ہیں جسے سیاست دان نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ پیسہ ہی ایسا واحد ووٹنگ سسٹم ہے جس میں آپ کی آواز کو خاموش نہیں کیا جا سکتا۔

بٹ کوائن خریدیں = خدا حافظ غلام بنانے والے مالکان

اگرچہ ہم میں سے کسی کو بھی یہ اختیار نہیں دیا گیا تھا کہ کس ریاست میں پیدا ہونا ہے، ستوشی ناکاموتو کی بدولت اب ہم سب اپنے پیسے کا انتخاب کرنے کے لیے آزاد ہیں۔ اس سفر کا پہلا قدم خود تعلیم ہے: یہ کوئی اتفاقی بات نہیں ہے کہ سرکاری نصاب ہمیں پیسے کی اصلیت یا یہ کیسے کام کرتا ہے کے بارے میں کچھ نہیں سکھاتا ہے۔ شکر ہے، انٹرنیٹ وسائل کا ایک خزانہ ہے اگر آپ جانتے ہیں کہ کہاں دیکھنا ہے (یہاں، یہاں، یہاں، یہاں، یہاں، یہاں، یہاں، یہاں، یہاں، اور یہاں کچھ جامع پڑھنے کو دیکھیں)۔

ایک بار پھر، آزاد منڈیاں سچائی کی تلاش کے مقصد سے کھیلی جانے والی معاشی گیمز ہیں، اور مارکیٹ میں ہیرا پھیری کرنے والے جھوٹ بولنے والے ہیں۔ اس لحاظ سے، The Fed ایک پیشہ ور اسپورٹس فرنچائز کی طرح ہے جو بٹن کو چھونے پر آسانی سے پوائنٹس حاصل کر سکتی ہے: ایک بدنیتی پر مبنی ٹیم جو ہم میں سے باقی لوگوں کی طرح اصولوں کے مطابق نہیں کھیلتی ہے۔ اس طرح کے "ناقابل تسخیر" حریف کا سامنا کرنا بازار میں دوسرے کھلاڑیوں کے لیے واضح طور پر مایوسی کا باعث ہے، جو مسلسل لوٹے جاتے ہیں چاہے وہ کتنا ہی اچھا کھیل رہے ہوں۔ یہ پیسہ رکھنے کے لیے کھیلا جانے والا کھیل ہے، اور اس میں تصور کی جانے والی سب سے بلند ترین چیز داؤ پر لگی ہوئی ہے—انسانی آزادی۔ سادہ لفظوں میں کہا جائے تو: کرنسی کی جعل سازی غلامی ہے۔ پیسے پر مرکزی بینک کے تسلط کو توڑ کر، بٹ کوائن ایک ابھرتی ہوئی آزادی کی قوت ہے اس دنیا کے لیے، جو کاغذی نوٹوں بندھن میں مبتلا ہے۔

ستارے کی روشنی کا پیچھا کرتے ہوئے

"میں نے بیس سال تک آزادی کی دعا کی، لیکن کوئی جواب نہیں ملا، یہاں تک کہ میں نے اپنی ٹانگوں سے دعا کی۔" فریڈرک ڈگلس

ستاروں سے بھرے آسمان کے نیچے جلد بازی سے گزرنے کی کوشش کرتے ہوئے، جس کی مدد سے جنوبی اینٹی بلیم میں فرار ہونے والے غلاموں نے کینیڈا کی آزاد ریاست میں داخل ہونے کی کوشش کی تو شمال کی طرف بھاگنے کے لیے سب کچھ خطرے میں ڈال دیا۔ حقیقی شمال کی تلاش بعض اوقات مشکل ہو سکتی ہے، خوش قسمتی سے بہت سارے سراغ تھے—جیسے درختوں کے شمال کی طرف کائی کا اگنا یا نقل مکانی کرنے والے پرندوں کے شمال کی طرف پرواز کے راستے—جنہوں نے بھاگے ہوئے غلاموں کو آزادی کی تلاش میں مدد فراہم کی۔ شاید ان سراغوں میں سب سے اہم شمالی ستارہ تھا جو کہ دوسرے آسمانی اجسام کے برعکس، رات کے آسمان میں کبھی بھی مقام نہیں بدلتا۔

اندھیرے کی آڑ میں چپکے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، نڈر سابق غلاموں نے آزادی کے لیے اپنے راستے کو روشن کرنے کے لیے شمالی ستارے کی درستگی پر انحصار کیا۔ شدید غیر یقینی صورتحال کے تحت کام کرتے ہوئے اور یہ کہ نہ جانے کس پر بھروسہ کرنا ہے، یہ آسمانی مشعل—ایک حقیقی

لوڈسٹار—نے زیر زمین ریل روڈ کے لیے رہنمائی کی روشنی کا کام کیا: خفیہ راستوں اور محفوظ گھروں کا ایک نیٹ ورک جو بھاگے ہوئے افریقی امریکیوں کو کینیڈا میں محفوظ راستہ فراہم کرتا ہے۔ ہیریئٹ ٹبمین جیسے غلامی کے مخالف کارکنوں نے اس رضاکارانہ، لچکدار، اور خفیہ نیٹ ورک کی حمایت کی جو خانہ جنگی سے پہلے کے امریکہ میں غلامی کے بھاری نفاذ والے ادارے کو کمزور کرنے میں بہت اہم تھا۔

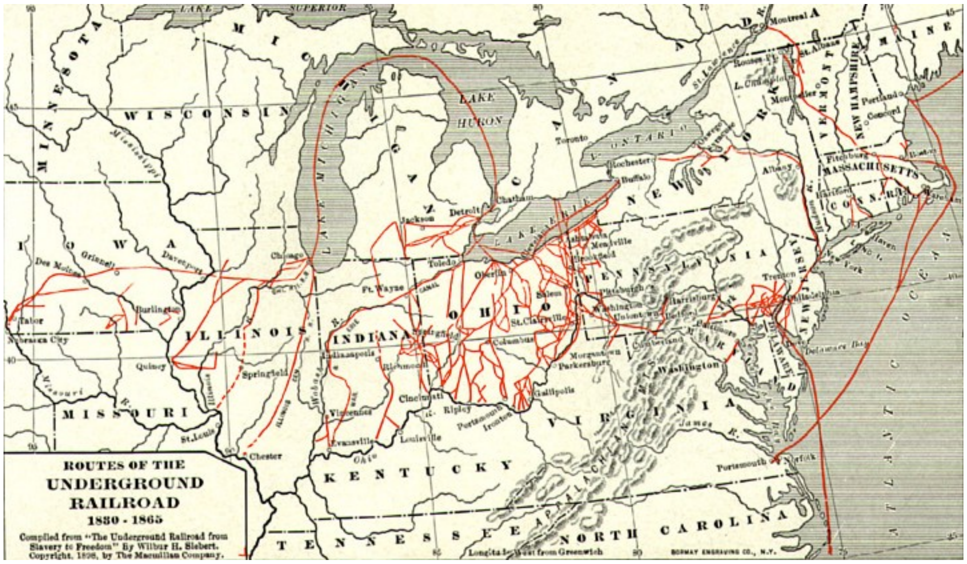

جدیدیت کے اس دور میں، ہمیں ایک بار پھر Fed کی طرف سے رضاکارانہ طور پر پروگرام شدہ، اوپن سورس، اور خفیہ طور پر خفیہ نیٹ ورک کے ذریعے ہم پر مسلط مالی غلامی پر قابو پانے کی امید ملتی ہے جس کی رہنمائی اس کے اپنے "قطبی ستارے" سے ہوتی ہے: 21 ملین بٹ کوائن کی ناقابل تغیر فراہمی۔ بھگوڑے افریقی غلاموں کے لیے، انتقامی آقاؤں کی پہنچ سے باہر آسمانوں میں بلندی پر معلق شمالی ستارہ، خدا کی طرف سے ایک تحفہ تھا: آزادی کے لیے ایک نہ ختم ہونے والی روشنی۔ بٹ کوائن—ایک آزاد منڈی کا پیسہ جس کی سپلائی مضبوطی سے 21 ملین پر مرکوز ہے—مرکزی بینکنگ کے زیر کنٹرول معیشتوں سے فرار ہونے کی کوشش کرنے والے کاغذی کرنسی کے غلاموں کے لیے ہمیشہ جلتا ہوا رہنمائی کا ستارہ ہے۔ بٹ کوائن کو عالمی سطح پر اپنانا مرکزی بینک کی غلامی سے انسانیت کی نجات ہے، ایک بار اور ہمیشہ کے لیے۔

نہ رکنے والے، دیانتدارانہ پیسوں سے ادارہ جاتی جھوٹ کو بھڑکانے کے ہم سب زندہ گواہ ہیں۔ بٹ کوائن خلوص کا ایک جلتا ہوا ستارہ ہے جو ہر جگہ کاغذی کرنسیوں کے نافذ کردہ افسانوں کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔ اس تباہ شدہ راکھ سے احتساب، غیرت اور دیانت کے ٹھوس اصولوں پر مبنی معاشرہ جنم لے سکتا ہے۔ بالکل سچی رقم کے نفاذ کے طور پر، بٹ کوائن ایک نمایاں روشنی ہے جسے زبردستی یا چھپایا نہیں جاسکتا۔ جیسا کہ بدھا نے ہمیں سکھایا:

”تین چیزیں زیادہ دیر تک چھپ نہیں سکتیں: سورج، چاند اور سچائی۔“

بٹ کوائن، آزاد دنیا میں سوشلزم کے سب سے طاقتور گڑھ کے خلاف بغاوت ہے: مرکزی بینکنگ۔ یہ ایک پرامن انقلاب ہے جس میں ظالموں کی مستقل تخفیف اسلحہ شامل ہے جو دولت کو ضبط کرنے کے لیے پیسے کو ہتھیار بناتے ہیں۔ بٹ کوائن امن کا ایک ہتھیار ہے جسے وقت کی چوری کے قتل کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

ایک کیمیاوی آثار قدیمہ، یہ ریاستی بدعنوانی اور سماجی اخلاقی مصیبت کا تریاق ہے۔ ایک خالص ایماندار فری مارکیٹ رقم کے طور پر، بٹ کوائن ایک ناقابل تردید سچائی ہے۔ خالص مالیاتی سرمایہ داری کا اظہار اور دنیا بھر کے غلاموں کے لیے آزادی کا جدید دور کا اعلان۔

بٹ کوائن، آقاؤں کے بغیر پیسہ ہے: ایک ایسا نظام جو حکمرانوں کے بجائے اصولوں سے چلایا جاتا ہے۔ دنیا کو مالی غلامی کے ڈراؤنے خواب سے بیدار کر کے، بٹ کوائن آزادی کا خواب پورا ہونے کا خواب ہے۔

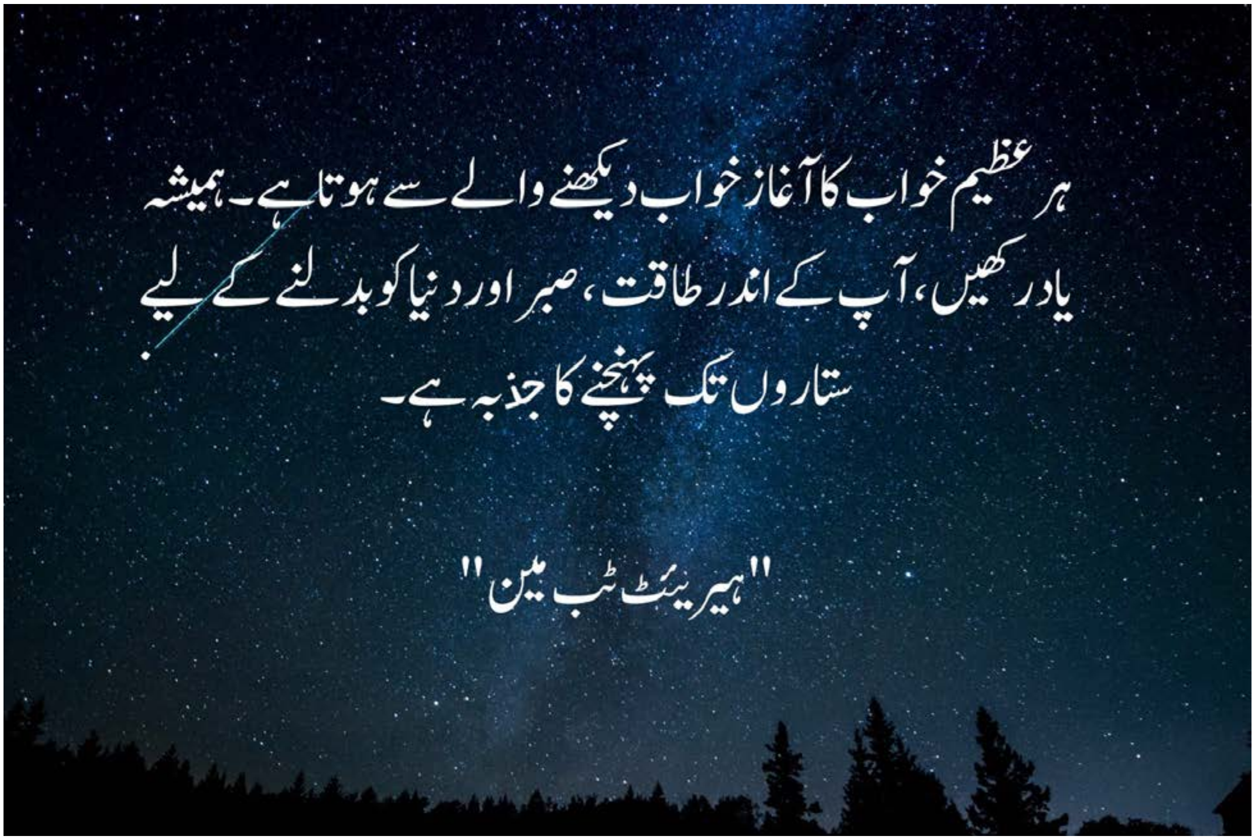

پیسے کے آقاؤں اور غلاموں کو پڑھنے کا شکریہ۔